CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

1429

उर्दू संग्रह

पुस्तक का नाम ...भगवत गीता मंज़ूम...

लेखक ...सौदेश कुमार हस्ती B.A

प्रकाशन वर्ष ...1937...

आगत संख्या ...1429...

१४
32

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

1429

CHECKED 1973
Initial

: प्रमाणीकरण १९८४-१९८५

GHULAM SARWAR
BOOK BINDER & STATIONER
ALLAHABAD
Date 10 JUL 1939

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ओ३म्

पुस्तक संख्या 14/32

पंजिका-संख्या 22682

पुस्तक पर सर्व प्रकार की निशानियां लगाना वर्जित है। कोई महाशय १५ दिन से अधिक देर तक पुस्तक अपने पास नहीं रख सकते। अधिक देर तक रखने के लिये पुनः आज्ञा प्राप्त करनी चाहिये।

राय बहादुर श्री लालचन्द भाटिया
रिटायर्ड असिस्टेण्ट गैरिज़न एञ्जिनियर से
गुरुकुल विश्वविद्यालय कांगड़ी पुस्तकालय को
सप्रेम भेंट

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

1429
(9.K.Y.) U

بھگوت گیتا منظوم

ऋते ज्ञानान्न मुक्तिः
ओ३म् पुस्तक सं० .... 卐
आगत सं० ....
तिथि० ....
गुरुकुल ... कांगड़ी.

1429;U

पुस्तकालय
गुरुकुल काँगड़ी.

ہستی بی۔اے

Title Printed at the Arorbans Press, Anarkali, Lahore.

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

1429

اوم

(جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں)

کرشن سندیش

یعنی

بھگوت گیتا منظوم

از

سودیش کمار ہستی

۱۹۳۷ء

پہلا ایڈیشن

قیمت ۱۲

1429:U

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

۱۷ ارجن

کاش اس نکتے کو سمجھے عقل انسانی تیری
جسم ہے فانی تیرا اور روح ہے لافانی تیری

گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور میں باہتمام شری بیت سودیش کمار منتی بی۔ اے پرنٹر و پبلشر نے
محلہ چڑیماراں لاہور سے شائع کیا۔

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ابتدائی کلمات

(از علامہ شری پنڈت ودیہ ونتہ پرشاد جی فدا بی. اے)

مجھے یہ جان کر بہت خوشی ہوئی ہے۔ کہ میرے نوجوان دوست شری ہِن سودیش کمار ہستی بی. اے نے شریمد بھگوت گیتا کو نظم کا لباس پہنایا ہے۔ میں نے نظم کے مسودہ کو کہیں کہیں سے پڑھا ہے۔ اور میں ان کی خوشامد کے خیال سے نہیں بلکہ سچائی کے اظہار کے لئے یہ کہہ سکتا ہوں کہ مجھے ان کی نظم میں ایک خاص مٹھاس محسوس ہوئی ہے اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ انہوں نے گیتا کے رہسیہ کو پہلے اپنے دل اور دماغ میں جگہ دینے کی کوشش کی ہے، اور اپنی آتما کو اس کے گوڑھ تتووں سے سیراب کرنے کے بعد نظم شروع کی ہے ان کے اسلوب بیان میں بناوٹ کا نام و نشان نہیں۔ نظم میں ایک خاص روانی ہے۔ جو پڑھنے والوں کے دل میں ضرور ایک وجدانی کیفیت پیدا کر دیگی یعنی پرم آنند کا ایک سروت جاری کر دے گی۔

شریمد بھگوت گیتا ہندوؤں کا ایک انمول گرنتھ ہے۔ اس میں جس مدھرتا سے دھرم کے مختلف لکھشنوں کا ذکر کیا گیا ہے۔ وہ شری وید ویاس جی کا ہی حصہ تھا۔ شری کرشن بھگوان کی تعلیم کو پورن تیا یعنی مکمل طور پر شبدوں میں لے آنا ایسے ہی پرم ودوان کا حصہ تھا۔ جب تک دنیا میں آتما کو سکھ اور شانتی کے سادھنوں کی پراپتی کی لگن رہیگی اس وقت تک بھگوت گیتا کے امولیہ وچنوں کی قدر و قیمت انسانی دل میں موجود رہیگی

اس لئے یہ ایک قدرتی جذبہ ہے۔ کہ ہر ہندو نوجوان جسے پرماتما کی طرف سے شاعری کا قدرتی مادہ ملا ہے اپنے کلام میں پختگی کے آثار نمایاں دیکھ کر بھگوت گیتا کو منظم کرنے کی طرف مائل ہو جائے۔ چنانچہ اس جذبہ کی تعمیل قریب قریب ہر ایک ہندو شاعر نے کی ہے۔ ہندوؤں تک ہی محدود نہیں۔ انگریزی کے شاعر میتھو آرنلڈ اور ڈاکٹر کیدب فارسی کے شاعر فیضی کے منظوم تراجم اسی جذبے کا پتہ دیتے ہیں۔ اور میں نہیں کہہ سکتا۔ کہ کتنے ملکوں کے شاعروں نے اس نایاب کتاب کے خیالات کو اپنی اپنی زبانوں میں منظم کیا ہے۔ کہتے ہیں۔ کہ بھگوت گیتا کا دنیا کی تقریباً تمام زبانوں میں ترجمہ ہو چکا ہے۔ اور بہت سی زبانوں میں نثر کے ساتھ ہی نظم کے لباس میں بھی ترجمہ موجود ہے۔

اس لئے میں اپنے ہونہار اور نیک دل دوست ہستی صاحب کو اس نیک کام کو پورا کرنے پر مبارکباد دیتا ہوں۔ گیتا کے نظم کرنے کا مقصد ان کی پختہ کلامی کی دلیل ہے۔ کیونکہ جب تک کسی نوجوان کو کلام پر قدرت حاصل نہ ہو جائے اسے ایسے اہم کام کو ہاتھ میں لینے کا حوصلہ ہو ہی نہیں سکتا!

میں نے بہت سی منظوم گیتائیں دیکھی ہیں۔ اور ہندو شاعر تو کوئی ہی ایسا ہوگا۔ جس نے بھگوت گیتا کے منظم کردہ ترجمے کو میرے پاس ریویو کے لئے نہ بھیجا ہو گیتا سے یوں بھی مجھے دلی پریم ہے۔ اور اس کا ایک ایک لفظ میرے دل میں پریم کا ایک دریا موجزن کر دیتا ہے۔ اس لئے میرے لئے تمام قادر الکلام شعراء کی نظمیں عجیب کیفیت پیدا کرنے والی ہیں۔

لیکن ہستی صاحب کے ترجمے میں مجھے ایک خاص خوبی یہ دکھائی دی ہے۔ کہ

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

انہوں نے کسی غیر ملک کی اصطلاحوں کو گیتا کے مطالب واضح کرنے کے لئے استعمال نہیں کیا۔ میری رائے ہے اُن اصطلاحات کا استعمال ہندوؤں کے لئے ایک نیا گورکھ دھندا پیدا کر دینا ہے۔ تصوف کی اصطلاحات کا استعمال ایک طرح پر ایران کے صوفیائے کرام کی گونج ہندو دلوں میں پیدا کرنے کی کوشش ہے۔ گیتا کو ایک مقصد قرار دینے کی جگہ تصوف سکھانے کا ایک ذریعہ بنانے کے برابر ہے۔ میرے پیارے دوست ہستی صاحب کو پرماتما نے اس لغزش سے محفوظ رکھا ہے۔ اور پرماتما کا دھنباد ہے۔ کہ انہوں نے گیتا کو اپنے ان ہندو بھائیوں کی خدمت کے لئے جو سنسکرت سے بے بہرہ ہیں۔ یا اردو نظم سے خاص دلچسپی رکھتے ہیں۔ نظم کیا ہے۔ اور ان مسلمانوں کی خاطر نہیں۔ جن کی خوشامد کے لئے ان کی صوفیانہ اصطلاحات کے استعمال کی اکثر شعراء ضرورت محسوس کرتے ہیں۔

میں اس پہلو سے ہستی صاحب کی منظوم گیتا کو قدر کی نگاہوں سے دیکھتا ہوں۔ اور پرماتما سے پرارتھنا کرتا ہوں۔ کہ وہ اس منظم کو ہندوؤں کے دلوں میں خوب سرسبز کرے۔ اور جس دھارمک سیوا کے جذبہ سے متحرک ہو کر یہ نظم لکھی گئی ہے۔ وہ جذبہ اپنا اثر پیدا کرے۔

اس منظوم گیتا کی ایک اور بڑی خوبی یہ ہے۔ کہ شاعر اصل کتاب کے مطالب سے دور نہیں نکل گیا۔ بلکہ ہستی صاحب نے ٹھیک انہی خیالات کی ترجمانی کی ہے۔ جو شری دید دیاس جی یا گیتا گیان کے اصلی بانی شری کرشن بھگوان جی کے الفاظ میں موجود تھے۔ اور اس خوبی کے لئے بھی میں شری ہستی

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

سودیش کمار ہستنی کو دلی مبارکباد پیش کرتا ہوں ۔

پرماتما کرے کہ یہ کتاب ہندوؤں میں بہت مقبول ہو۔ اور ہندو سمجھیتا اس سے لابھ اٹھائے۔

لاہور
مورخہ ۲۳ مئی ۱۹۳۷ء

ونشت پرشاد فدا بی۔ اے

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

اوم

شریمد بھگوت گیتا

پہلا ادھیائے

کوروکھشیتر کا میدان جنگ

گوتم و عیسیٰ سے صدہا پیشتر — آریوں کا راج تھا جب ہند پر
دہر پر چھائے ہوئے تھے آریا — آریوں کے ماسوا کوئی نہ تھا
فلسفہ تہذیب اور مذہب کا گھر — ہند دنیا کا گورو تھا راہبر
ہر جگہ امن و اماں تھا ہند میں — عیش کا دربار رواں تھا ہند میں
دفعتاً حالات پلٹا کھا گئے — ہند والوں کے برے دن آ گئے
امن کے خرمن پہ بجلی گر گئی — ہر جگہ اُٹھیں صدائیں جنگ کی
اس منظرِ خلد ہندوستان میں — پُر فضا کُرُچھیتر کے میدان میں
بھیم اور بھیشم کے لشکر صف بصف — رزم گہ میں ڈٹ گئے دونو طرف
راجہ دریودھن نے جب ڈالی نظر — جنگ کو آراستہ افواج پر
جل گیا جوشِ حسد سے سر بسر — پانڈوؤں کے دل کی طاقت جانچ کر
اور گورو درونا سے یوں گویا ہوا — دیکھئے منظر گورو جی جنگ کا

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

درشٹ دیمن آپ کے شاگرد کی
کس غضب کا لشکرِ جرّار ہے
گو جدا دستے ہیں سب دل ایک ہے
ان کی صف بندی ہے کیسی دل نشیں
بھیم اور ارجن سے داں بلوان ہیں
کیا سجے ہیں شیبو اور راجہ وراٹ
راجہ کاشی کا کھڑا للکارتا
دے رہا ہے چیکتن مونچھوں کو تاؤ
بیر کنتی بھوج مانندِ ببر
جنگ کے نشے میں ابھمنیو ہے چور
دھنش کو ہاتھوں میں لے کر بار بار
جدھا مینو اپنے ساتھی کی طرح
اُتموجا جنگجو، ناوک فگن
دروپدی کے لال پانچوں شوخ و شنگ
پانڈوؤں کے یہ بڑے ذی اختیار
آریوں میں سربشٹ اے عالی وقار!
آپ ہیں جن کے ہیں تیر آتش فشاں
محترم بھیشم سے ہیں شیرِ جہاں
دھنش دھاری کرن ہیں شمشیر باز

لشکر آرائی میں ہے اک زندگی
ہر قطار اک ڈھال اور تلوار ہے
ہیں جدا پُرزے مگر کل ایک ہے
کوئی بھی خامی نظر آتی نہیں!
درشٹ دیمن دُرپد اور جُدھان ہیں
درشٹ کیتو کا ہے کیسا ٹھاٹ باٹ
اژدھا کی طرح ہے پھنکارتا
اور پُروجت سوچتا ہے کوئی داؤ
ڈٹ گیا ہے خود و جوشن ڈاٹ کر
تیغ پر ہے ہاتھ اور سر میں غرور
کر رہا ہے میرے سینے کو فگار
جھومتا ہے مست ہاتھی کی طرح
تیغ چمکاتا ہے ہو کر نعرہ زن
بے خطر ہیں مست، آمادہ بجنگ
سب تمہارے ہیں بھی ہوتے ہیں شمار
جانتے ہیں کون اپنے پاسدار
تیغ رانی میں ہیں یکتائے زماں
صف شکن ناوک فگن شمشیر زن
درونی، کرپا، اور وکرنِ سرفراز

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

اور بھی ہیں بیر ہم میں بے شمار
جو فنونِ جنگ میں ہیں پختہ کار

اپنے جانبدار جو سردار ہیں
آج کٹ مرنے کو سب تیار ہیں

یہ بہادر ہیں سبھی جانباز ہیں
کورووں کو باعثِ صد ناز ہیں

گو وطن کی شان بھیشم بیر سے
ہیں سپہ سالار اپنی فوج کے

نامکمل سا ہے پھر بھی اپنا بل
لاغر و بیجاں نظر آتا ہے دل

گو ہیں پانڈو بھیم کے زیرِ کماں
ان کا بل پورا ہے بے وہم و گماں

اس لئے بھیشم کی رکشا کے لئے
آپ کو ہشیار رہنا چاہیئے

بے حفاظت ہو نہ کوئی رہگذر
"تاکہ دشمن گھس نہ آئے بے خبر"

فضا نعروں سے گونج اٹھی

اس کو خوش کرتے ہوئے بھیشم نے تب
شیر کی مانند پُر غیظ و غضب

سنکھ پھونکا ایک نعرہ مار کر
اور کچھ آگے بڑھا للکار کر

کرشن و ارجن نے جو تھے رتھ پر سوار
چاندنی گھوڑے جتے تھے جس میں چار

اپنا اپنا سنکھ پھونکا زور سے
اور فضا میں گونج اٹھیں شور سے

ہر طرف تب سنکھ کی اٹھی صدا
رزم گہ میں شورِ محشر مچ گیا

ڈھول باجے دمدمے بجنے لگے
جوش میں سب بیر نعرہ زن ہوئے

مچ گئی کون و مکاں میں تھرتھری
رن پہ اک دہشت سی طاری ہو گئی

فوج کورو کو صف آرا دیکھ کر
تیر کھینچا پارتھ نے گانڈیو پر

اور کہا بھگوان جی اب رتھ مرا
لشکروں کے درمیاں کر دو کھڑا

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

تاکہ دیکھوں کون ہیں وہ سورما
لشکرِ دشمن میں ہیں سردار کون!
جن سے ہونا ہے مجھے جنگ آزما
جنگ کے نشّہ میں ہیں سرشار کون؟"

ارجن کا موہ

کرشن جی تیزی سے گھوڑے ہانکتے
پھر ہوئے گویا "اے ارجن دیکھ لے
پیر ارجن نے اُٹھا کر تب نظر
داں پتامہ، آچاریہ، ماموں اور خسر
الغرض جو ہمدم و غمخوار تھے
ارجن اس منظر پہ بے خود ہو گیا
"کرشن جی! مجھ میں نہیں لڑنے کی تاب
خوف سے ہے خشک تالو ہو گیا
جل رہی ہے کھال ہیزم کی طرح
دھنش ہاتھوں سے ہے چھٹتا جا رہا
گو کھڑا ہوں پاؤں میں طاقت نہیں
بدشگونی ہے نظر آتی مجھے!
پیر یہ جو جنگ پر تیار ہیں
ان کا خوں کرنے سے ہاتھ آئے گا کیا!
بھائیوں پر ہاتھ اُٹھاؤں گا میں کیا!
لشکروں کے درمیاں رتھ لے گئے
کن مہا بیروں سے لڑنا ہے تجھے"
دوست و دشمن کو دیکھا سربسر
دوست بھائی بند اور لختِ جگر
مارنے مرنے کو سب تیار تھے
اور ہری بھگوان سے کہنے لگا
دبدبا ہے صاف ہمت نے جواب
کانپتا ہے رواں رواں جسم کا
ہانپتا ہوں پیرِ بیدم کی طرح
بے تحاشا سر ہے چکر کھا رہا
بولنے تک کی مجھے ہمت نہیں
اُٹھ رہے ہیں دل میں پیہم وسوسے
اپنے بھائی بند رشتہ دار ہیں
کب زمانے میں بُرا ہوگا بھلا!
اپنے کُل کا خون بہاؤں گا میں کیا؟

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

تف ہے ایسی جیت سکھ اور راج پر
جو ہو حاصل بھائیوں کو مار کر

آرزو کی راج کی جن کے لئے
رن جمایا جن کے سکھ کے واسطے

آ گئے ہیں رن میں سب سکھ چھوڑ کر
بے تحاشا قتل گئے ہیں جنگ پر

چاہے کورو مجھ کو کر دیں بے نشاں
نوچ ڈالیں میرے تن کی بوٹیاں

چیز کیا ہے بادشاہت ہند کی
مل رہا ہو دو جہاں کا راج بھی

کیا ہوا ہم میں اگر ہوں اختلاف
تیغ اٹھاؤں گا نہیں ان کے خلاف

اے مراری کوروؤں کے ناش سے
کیا خوشی کیا سکھ ہے مل سکتا مجھے!

سچ ہے وہ پاپی ہیں نیچ اور ظلم کیش
پھر بھی اُن کو مار کر ہوگا کلیش

اپنے خویش و اقربا کو مار کر۔
چین پا سکتا نہیں کوئی بشر

حرص نے ہے کر دیا اندھا انہیں
دھرم کی اصلا نہیں پروا انہیں

نرنی کیا جانیں وہ دھرم اور پاپ ہیں
حق بجانب ہیں وہ اپنے آپ میں

پاپ ہے کرنا عزیزوں کو تباہ
اپنے کُل کا ناش کرنا ہے گناہ

ہم جنہیں ہے علم پاپ اور دھرم کا
جانتے ہیں پھل جو ایسے کرم کا

کیوں نہ ہو جائیں گنہ سے دستکش
اور نہیں ہٹ جائے ساری چپقلش

اپنے کُل پر ہاتھ اٹھاؤں گا نہیں
بھائیوں کا خوں بہاؤں گا نہیں

ارجن کا جنگ کرنے سے انکار

کُل کے مٹنے سے ہے مٹتا دھرم کرم
زور پا لیتے ہیں تب پاپ اور ادھرم

کُل میں جب بیردں کی ہو جائے کمی
پاپیوں کو سوجھتی ہے پاپ کی

پتت ہو جاتی ہیں کُل کی ناریاں
کُل کا قاتل چین پا سکتا نہیں
نرک کی اگنی سے بچ سکتا نہیں
ناش ہو جاتا ہے جس دم دہرم کا
پتر رہتے ہیں سدا اندوہگیں
بات یہ دُکھ کی ہے سب کچھ جان کر
مار دیں کورو مجھے گو جان سے
کرشن جی! میری اسی میں شان ہے
قوم کے خوں سے جو آلودہ ہو تاج
تاج ایسا سر پہ سج سکتا نہیں
مجھ کو ایسے راج کی خواہش نہیں
کہہ کے یوں خاموش ارجن ہو گیا
چھوڑ کر دلِ بیقرار و تفتہ جاں
رتھ کے پیچھے بیٹھ کر رونے لگا

خاک میں ملتا ہے نامِ خانداں
سورگ میں ہرگز وہ جا سکتا نہیں
نرک کا کیڑا ہے جائے گا وہیں
قوم ہو جاتی ہے دُکھ میں مبتلا
سورگ میں بھی چین پا سکتے نہیں
تُل گئے ہیں ہم گناہِ جنگ پہ
ان کا خوں کرنا نہیں زیبا مجھے
ان کے ہاتھوں گر مروں کلیان ہے
قوم کے مرگھٹ پہ قائم ہو جو راج
راج ایسا پھولتا پھلتا نہیں
مجھ کو ایسے تاج کی خواہش نہیں"
اور سراسر بحرِ غم میں کھو گیا
پھینک کر تلوار اور تیر و کماں
آنسوؤں سے اپنا منہ دھونے لگا

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

دوسرا ادھیائے

سانکھ یوگ

دیکھ کر ارجن کو غم میں مبتلا
دیوکی نندن ہوئے یوں لب کشا

"ویر ارجن! تجھ کو غم زیبا نہیں
کیوں ہے دھوکہ دے رہا اپنے تئیں؟

موہ کیوں ہے تیرے دل میں آگیا؟
تجھ پہ کیا مایا کا پردہ چھا گیا؟

ویر ایسے موہ میں پھنستے نہیں
وہ کبھی ہوتے نہیں چیں بر جبیں

اُٹھ کھڑا ہو ترک کر دے بزدلی
بن بہادر یہ گھڑی ہے جنگ کی"

ارجن

ارجن دلگیر پھر گویا ہوا
"کرشن جی! ہے میرا سر چکرا رہا

کیا کروں گا جنگ میں دادا کے ساتھ؟
کیا گورو کے خون سے رنگوں گا ہاتھ؟

ان بزرگوں ہی کا سب پرتاپ ہے
قتل کرنا ان کو کیسا پاپ ہے!

ان کی خدمت اپنے سر پر قرض ہے
پوجنا ہی ان کو اپنا فرض ہے

جن کی گودی میں جنم سے ہم پلے
جن کے سایہ کے تلے پھولے پھلے

ہوتے ننھے ہم جن کے کندھوں پر سوار
چومتے ننھے جو ہیں کرتے پیار

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ان کا خوں کرنے کو گر کھینچوں میں تیغ
راج کیا ہے تُول جو ان کو مار کر
ملے گا اس راج سے جو سُکھ مجھے
کچھ نہیں مجھ کو خبر اس بات کی
آرزو دل میں نہیں میرے مگر
کرشن جی! چکر میں ہے میرا دماغ
میں پریشاں ہوں نہیں کچھ سوجھتا
اے مُراری! کیا بُرا ہے کیا بھلا
آپ کے چرنوں میں ہوں میں آ گرا
گو مجھے مِل جائے عُمرِ جاوداں
سورگ بھی ہو گو میرے زیرِ نگیں
میرے دل پر غم ہے طاری ہو گیا
آہ بھر کر اس نے پھر اتنا کہا

مجھ پہ تھُو! میری جوانی پر دریغ!
ہے یہ بہتر بھیک مانگوں در بدر
ہو گا لت پت ان کے خون پاک سے
جیت میں یا ہار میں ہے بہتری
راج بھوگوں کو ردوں کو مار کر
دھرم کا ملتا نہیں اصلا سراغ
اس لڑائی میں ہے میرا دھرم کیا
کر نہیں سکتا میں کوئی فیصلہ
آپ ہی دکھلائیں سیدھا راستہ
گو میں بن جاؤں جہاں کا حکمراں
پر مرا غم دور ہو سکتا نہیں
روئیں روئیں میں ہے ساری ہو گیا
"لڑ نہیں سکتا میں!" اور چپ ہو گیا

جسم اور آتما

کشمکش ارجن کے دِل کی دیکھ کے
"فخرِ بھارت! اے بہادر جنگجو!
تو ہے جن کے واسطے اندوہگیں
پھنس گیا ہے آج کن دھموں میں تو؟

مسکرا کر کرشن جی گویا ہوئے
اس قدر ہوتا ہے کیوں دلگیر تو!
غم کئے جانے کے وہ قابل نہیں
پنڈتوں کی سی ہے تیری گفتگو

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

پر جو پنڈت ہے اسے کچھ غم نہیں
ہے ہمیشہ پرسکوں اس کی جبیں

مرنے والوں کا وہ غم کرتا نہیں
آہیں زندوں کے لئے بھرتا نہیں

کیونکہ ہے یہ ایک اٹل ازلی اصول
عقل کرتی ہے جسے فوراً، قبول

اب نہیں، ہوگا نہ، جو پہلے نہ تھا
اب ہے جو، پہلے بھی تھا ہوگا سدا

ہم سبھی جو ہیں یہاں رن میں کھڑے
ہوں گے آئندہ، سدا موجود تھے

جسم کو ہے آتما دھارن کئے
اس میں رہنا ہے کچھ عرصے کے لئے

جیسے طے کرتی ہے روحِ جان دار
بچپنا، جوبن، بڑھاپا درجہ وار

جس طرح ہیں یہ مدارج لازمی
جسم ثانی بھی وہ پاتی ہے. یونہی

گیان والے جانتے ہیں جو یہ راز
جسم کے آزار سے ہیں بے نیاز

سُکھ یا دُکھ دیتے ہیں، احساس جو اس
ان کی آمد پر نہیں زیبا ہراس

عارضی ہیں گو سدا آتے ہیں یہ
اور آ کر گذر جاتے ہیں..... یہ

بُردباری سے انہیں برداشت کر
دل پہ کچھ ہونے نہ دے ان کا اثر

سُکھ یا دُکھ سے بے اثر رہتا ہے جو
کرتا ہے حاصل وہ گیانی موکش کو

نیستی ہستی کی ہو سکتی نہیں
نیستی کی کوئی ہستی ہی نہیں

وہ کہ جو ہر چیز میں موجود ہے!
لافنا ہے، اور لامحدود ہے

کوئی اس کا ناش کر سکتا نہیں
بے تغیّر ہے وہ مر سکتا نہیں

روح لافانی ہے لامحدود ہے ق
جسم جو پاتی ہے وہ محدود ہے

بے تغیّر جو نہیں رہتا کبھی
اس لئے کہتے ہیں اس کو عارضی

اس کے اجزا ہیں تغیّر آشنا
منتشر وہ رہ نہیں سکتے سدا

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

جسمِ فانی ایک دن مٹ جائے گا | رہ نہیں سکتا فنا نا آشنا
اس لئے ارجن تو بے وہم و گماں | لے کر اپنے ہاتھ میں تیر و کماں
جنگ کر بڑھ کر دلیروں کی طرح | مار یا مر جا تو شیروں کی طرح

آتما اجنما اور امر ہے

ہے اجنما اور امر جیو آتما | کر نہیں سکتا اسے کوئی فنا
یہ سدا موجود تھا ہوگا سدا | انتہا کیا ہو نہیں جب ابتدا ؟
یہ کسی کو مار دے ممکن نہیں | یا کوئی مارے اسے ممکن نہیں
دائمی ہے یہ انادی اور اٹل | لافنا و لازوال و بے بدل
ماننا ہے جو کہ یہ جیو آتما | ہے اجنما لازوال اور لافنا
وہ کسی کو قتل کر سکتا نہیں | اور کسی سے خود بھی مر سکتا نہیں
پوششِ کہنہ کو جیسے چھوڑ کر | پہن لیتا ہے نئی پوشش بشر
جسمِ کہنہ سے نکل کر آتما | جسم کر لیتا ہے دھارن دوسرا
کٹ نہیں سکتا کبھی تلوار سے | مٹ نہیں سکتا کسی ہتھیار سے
ہر طرح کی قید سے ہے بالاتر | ہو اسے کیونکر کسی ایذا کا ڈر
آگ سے یہ جل نہیں سکتا کبھی | پانی میں بھی گل نہیں سکتا کبھی
روشنی اس کو مٹا سکتی نہیں | اور ہوا اس کو سکھا سکتی نہیں
بے تغیر ہر جگہ موجود ہے | یہ قدیمی اور لامحدود ہے
اندریوں سے جانا جا سکتا نہیں | من بھی اس کا بھید پا سکتا نہیں

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

جانتا ہے، تو اگر ایسا اسے
اے بہادر گر ہے یہ نشچہ ترا
تب بھی اس بارے میں ہے بے سود غم
جو جنم لیتا ہے مرتا ہے ضرور
لازم و ملزوم ہیں موت اور جنم
موت کے بعد اور جنم سے پیشتر
حالتیں دونو یہ ہیں رازِ نہاں
اس لئے کرتا ہے پھر تو کیوں بھرم؟

اس کا غم کرنا نہیں زیبا تجھے
یہ جنمتا اور مرتا ہے سدا
دور کر دے اس کو دل سے یک قلم
اور جو مرتا ہے جنمتا ہے ضرور
جو اٹل ہو بات کیوں ہو اُس کا غم؟
حالتیں کیا ہیں نہیں آتیں نظر
بیچ ہی کی ایک حالت ہے عیاں
علم ہی جس کا نہیں کیا اس کا غم؟

آتما نہیں جانا جا سکتا

ہے سمجھتا کوئی پر حیرت ہے روح
کوئی کہتا ہے یہ حیرت خیز ہے
اس کے بارے میں اگر سن کر کوئی
جسم کو دھارن کئے ہے آتما
اس لئے ارجن نہ ہو اندوہگیں

تتنے کوئی نادر ہے پُر غربت ہر روح
کوئی سُنتا ہے یہ حیرت خیز ہے
جان لے اس کو نہیں ممکن کبھی
جو قدیمی دائمی ہے لافنا
غم کسی جاندار کا زیبا نہیں؟

چھتری کا دھرم

واقفیت ہے تجھے گر دھرم سے
جنگ کرنا چھتریوں کا کرم ہے

ہچکچاہٹ یہ نہیں زیبا تجھے
مارنا پاپی کو ان کا دھرم ہے

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

سورماؤں کی ہے یہ خوش قسمتی
بیر ہیں وہ خوش نصیب اور بامراد
منتظر رہتے ہیں ایسی جنگ کے
اے بہادر! غور کر تیرے لئے
اس لڑائی سے اگر پھرتا ہے تو
کر رہا ہے پاپ تو اے نامدار!
تیری بدنامی کرے گا کل جہاں
ہے ارجن! اہل غیرت کے لئے
تجھ پہ نازاں ہیں بہادر شہسوار
نام لیتے ہیں جو تیرا فخر سے
"بیرتا ارجن کی ہم نے دیکھ لی
دھنش اٹھاتا ہے دکھانے کے لئے
اپنی کمزوری چھپانے کے لئے
لڑنے والوں سے وہ لڑ سکتا نہیں
کر گیا ہے جنگ سے ڈر کر فرار
بات یہ دکھ کی نہیں کیا؟ غور کر
گر تو لڑتے لڑتے رن میں مر گیا
اور اگر جیتا تو اے مرد جواں
جنگ کرنا چھتریوں کی ریت ہے

جنگ کرتے ہیں اگر وہ دھرم کی
جن کو ہوتا ہے نصیب ایسا جہاد
ہو گئی جو خود بخود حاصل تجھے
سورگ کے در خود بخود ہیں کھل گئے
اپنے کرم اور دھرم سے گرتا ہے تو
کھو رہا ہے اپنی شہرت اور وقار
اور کہیں گے تجھ پہ دشمن پھبتیاں
داغ بدنامی ہے بدتر موت سے
تجھ کو جودھاؤں میں کرتے ہیں شمار
یوں کہیں گے طعنہ زن ہوتے ہوئے
ایسا دنیا میں نہیں بزدل کوئی
اپنے کندھے کو سجانے کے لئے
ڈرنے والوں کو ڈرانے کے لئے
سورماؤں سے وہ لڑ سکتا نہیں
ہو نہیں سکتا وہ مردوں میں شمار
نظر ثانی کر تو اپنے عزم پر
ہے کھلا تیرے لئے در سورگ کا
بیگماں ہوگا جہاں کا حکمراں
اور ہر حالت میں ان کی جیت ہے

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

اس لیئے اُٹھ خواب سے بیدار ہو
کورووں سے برسر پیکار ہو

جیت اور ہار سے بے نیاز رہ

بے اثر رہ نفع یا نقصان ہو
تو مساوی جان جیت اور ہار کو

رنج و راحت کو مساوی جان کر
گر کرے تیار خود کو جنگ پر

پاپ ہو سکتا نہیں تیرا یہ کرم
بلکہ ارن ہیروں کا ہے یہ پرم دھرم

سانکھ کی رُو سے ہے تیرا فرض کیا
ہیں نے چند الفاظ میں ہے کہہ دیا

کرم یوگ اب سُن، بتاتا ہوں تجھے
ے سہارا اس کا سُن کر غور سے

کرم کے بندھن سبھی جائیں گے ٹوٹ
اور تو آلام سے جائے گا چھوٹ

ضائع جا سکتا نہیں اس میں عمل
نہ ہی مل سکتا ہے کچھ برعکس پھل

تو اگر اس دھرم کا پالن کرے
پیش آئے گا نہ کچھ خطرہ تجھے

جو بشر رہتا ہے عامل یوگ... کا
عقل رہتی ہے سنثر اس کی سدا

عزم جس انسان کا کامل نہیں
اس کا من یکسوئی کے قابل نہیں

منتشر رہتا ہے اس کا من سدا
اور نہیں رہتا کسی بھی کام کا

وید اور آتما

اس طرح جاہل ہیں ہوتے خود ستا
"ہم پہ وا ہے راز پنہاں دھرم کا

وید کے معنوں سے ہم ہیں آشنا
منتروں کی، اور ہے تشریح کیا"

رہتے ہیں وہ خواہشوں میں مبتلا
اور سمجھتے ہیں یہ مطلب زیست کا

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

"خواہشوں کو پورا کرنے کے لئے
ان کی کوشش دھن تک محدود ہے
عیش و عشرت کی لگن رکھتے ہیں وہ
رہتے ہیں وہ عیش و عشرت کے غلام
ان کی دانش میں ہے رہنما انتشار
تین گُن مضمون ہیں جو وید کا
ترک کر دُنیا کی فانی نعمتیں د
سُکھ یا دُکھ کے جھگڑوں سے دُور رہ
ہے ضرورت جاہ سے جس کام کی
جو گھر ہیں وید اندھ کا نگار
وہ بشر نرمل ہو جس کا آتما
کرم کرنے تک ہے تجھ کو اختیار
ان پہ ہو سکتا نہیں محنت ار تو
پھل کی خواہش سے نہ اصلاً کام کر
ترک کرنا کرم کا زیب نہیں
وسوسوں سے اپنے من کو کر رہا

کرم ہر انسان کو کرنا چاہیئے۔"
سورگ ان کی منزلِ مقصود ہے
جاہ و ثروت کی لگن رکھتے ہیں وہ
زر بڑھانے میں ہیں کوشاں صبح و شام
وہ سمادھی میں نہیں پاتی قرار
کرم کر رہ کر الگ ان سے سدا
ڈھونڈھتا رہ جاودانی نعمتیں
اپنی ذاتِ پاک میں مسرُور رہ
وہ نکل سکتا ہے اک چشمے سے بھی
اتنا بھی ان کا ہے آئینہ دار
دیکھتا ہے اپنے میں پرماتما
پر ہیں جو اس کے نتائج بے شمار
رکھ نہ دل میں اس کے پھل کی آرزو
کام کر کرنا ہے جو نسکام کر
چھوڑنا کرموں کا دھرم اچھا نہیں
کنتی نندن! یوگ میں اس کو لگا

یوگ کیا ہے؟

یوگ کیا ہے؟ روح کی ہے کیفیت
رنج و راحت کی ہو جب یکسانیت

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

1429 94/32 22622

ہے بہت ممتاز حالت یوگ کی — اس کے آگے کرم ہے شے ہیچ سی
تو سہارا ڈھونڈ واحد عقل کا — ایک سی یکساں جو رہتی ہے سدا
پھل کی خواہش سے ہو جو سرگرم کار — رحم کے قابل ہے اس کا حالِ زار
وصل ہو جاتا ہے جس کا عقل سے — پاپ اور پُن چھو نہیں سکتے اُسے
کرم کر تو یوگ پانے کے لیے — کرم کرنے ہی سے پائے گا اسے
کرم کے پھل کی جسے اِچّھا نہ ہو — رنج و راحت کی جسے پروا نہ ہو
چھُوٹ جاتا ہے جنم اور موت سے — موکش کا درجہ ہے مل جانا اُسے
عقل یکساں جب تری اے تاجدار! — موہ کی دلدل سے ہو جائے گی پار
یک قلم ہٹ جائے گا سب انتشار — اپنے من میں پائے گا کامل قرار
روح کی بابت نہ پھر پوچھے گا تو — کچھ نہ سننے کی رہے گی آرزو
فلسفے تُو نے سُنے ہیں بے شمار — ہو گئی ہے عقل تیری بے قرار
جب سمادھی میں ستھر ہو جائے گی — درجۂ یکسانیت خود پائے گی"

یوگی کی پہچان

کرشن جی سے گویا تب ارجن ہوا — "علم کیونکر ہو ہمیں اس بات کا
ہے فلاں کی عقل میں یکسانیت — کس کے دل کی ہے سکوں کی کیفیت
طرز کیا رکھتا ہے وہ گفتار کی؟ — بیٹھنے اُٹھنے کی اور رفتار کی؟"
پھر جواباً کرشن جی گویا ہوئے — "ہے وہی انسان قابل یوگ کے
جس نے قابو نفس پر ہو پا لیا — جو ہو ہر خواہش سے بالا ہو گیا

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

جو بشر مالک ہے یکساں عقل کا
آتما میں لین رہتا ہے سدا

جس کے دل میں سکھ کی کچھ خواہش نہ ہو
دکھ میں جس کے دل کو کچھ کاہش نہ ہو

خوف اور غصّے سے بالاتر جو ہو
موہ کے پھندے سے بالاتر جو ہو

اہلِ دنیا سے جسے رشتہ نہ ہو
نیک سے خوش، بد سے رنجیدہ نہ ہو

وہ منی ہے چشمۂ روحانیت
ہے اسی کی عقل میں یکسانیت

کوئی کچھوا جیسے اپنی اندریاں
جسم کے اندر ہے کر لیتا نہاں

روکے رکھتا ہے جو یہی وہ حق شناس
رغبت و ترغیب سے اپنے حواس

دل میں گو چیزوں کی ہو کچھ آرزو
سست پڑ جاتا ہے ان کا رنگ و بو

ایسی حالت میں بشر کے جسم پہ
ہے بہت کم ہوتا چیزوں کا اثر

جب بشر رہتا ہے ایشور میں مگن
خواہشوں سے پاک ہو جاتا ہے من

گیانیوں کی کوششِ پیہم سے بھی
آرزو مٹتی نہیں احساس کی

اور حواسِ بیقرار و فتنہ گر
من کو لے جاتے ہیں جبراً کھینچ کر

عقلمند کا فرض!

ہے یہ فرضِ عقلمندِ حق شناس
جب وہ کر لے اپنے قابو میں حواس

امن پائے روح کی لذّات میں
محو کر دے خود کو میری ذات میں

جب ہوں قابو میں حواسِ بے قرار
عقل میں آتا نہیں کچھ انتشار

نفس جب پھنستا ہے ترغیبات میں
جوش سا اٹھتا ہے اک جذبات میں

خواہشیں اٹھتی ہیں ہر جذبہ کے ساتھ
خواہشیں لاتی ہیں غصّہ اپنے ساتھ

کیونکہ یہ ممکن نہیں انسان کی
خواہشیں سب پوری ہو جائیں کبھی

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

جب کسی انساں پہ غصّہ ہو سوار
بدگمانی میں ہے رہتا انتشار
علم اس حالت میں ہو جاتا ہے دور
اور گرتا جاتا ہے پھر آتما
چھوڑ دی ہوں جس نے فانی خواہشات
ہو نہ خواہش جب ہے مٹتا انتشار
عقل جس کی بے سکوں ہو پُر فتور
مل نہیں سکتی اُسے بھگتی کبھی
شانتی سے ہو نہ جب تک بہرہ ور
جب ہوں دلخوش کن مناظر آس پاس
نفس جو ہے خیمہ بردارِ حواس
ڈھونڈتا ہے لطف وہ لذّات میں
ورغلاتا ہے ہمیشہ عقل کو
جن حقائق کا ہے یوگی راز داں
لوگ اصلیّت سمجھتے ہیں جسے
دنیوی جھگڑوں سے وہ رہتا ہے دور
بحر میں گرتے ہیں دریا بے شمار
بحر رہتا ہے ہمیشہ جُوں کا تُوں
اس طرح قابو ہو جس کو نفس پر
رہتا ہے وہ بدگمانی کا شکار
حافظہ رہتا نہیں تب برقرار
یعنی ہوتا ہے جہالت کا ظہور
ناش ہو جاتا ہے تب انسان کا
ہے سکونِ قلب اس کا پا ثبات
عقل کو ملتا ہے راحت زا قرار
وہ ہے کورِ بے تمیز و بے شعور
اور بنا بھگتی کہاں ہے شانتی؟
پا نہیں سکتا کبھی راحت بشر
لطف پانے کو تڑپتے ہیں حواس
بندہ و رام و پرستارِ حواس
ڈھونڈتا ہے لطف محسوسات میں
کھینچ لے جاتا ہے ہمرہ عقل کو
عام لوگوں کی ہیں نظروں سے نہاں
وہم کی دنیا ہے یوگی کے لئے
ڈھونڈتا ہے رُوح کے اندر سرور
اس میں مگر آتا نہیں کچھ انتشار
ڈولنے پاتا نہیں اس کا سکوں
اور جو محسوسات سے ہو بے اثر

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

چھوڑ دی ہوں جس نے فانی خواہشات
جو مبتلا ہے درپئے دنیائے دُوں
خواہشاتِ نفس کو جو چھوڑ کر!
رُوح میں پاتا ہے وہ امن و سرور
سرمدی حالت یہی ہے رُوح کی
برہم کی ہستی میں مل جاتی ہے رُوح

ہے سکونِ قلب اس کا بے ثبات
پا نہیں سکتا کبھی صبر و سکوں
تو وہ من سے ہو گیا ہو بالاتر
اپنے اندر اور باہر حق کا نور
گر میسّر ہو بہ وقتِ مرگ بھی
برہم کے نروان کو پاتی ہے رُوح

تیسرا ادھیائے

کرم سے چھٹکارا نہیں

کرم یوگ

ارجن مایوس بولا کرشن جی!
آپ کی باتیں ہیں رنگا رنگ کی
کرم پر ہے گیان رکھتا فوقیت گر
آہ! یہ کردار ہیبت ناک ہے!
صاف یہ کہیئے ہے میرا دھرم کیا؟

وسوسوں میں میں پریشاں ہوں ابھی
عقل میری گم ہے چکر کھا رہی
کیوں لگاتے ہو مجھے اس فعل پہ
شان کے شایاں نہیں ناپاک ہے
جس سے ہو کلیان وہ ہے کرم کیا

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

میتھی ہر بیں کرشن جی نے تب کہا
پیرا تجھ سے پیشتر ہوں کہہ چکا

جانتیں ہیں یوگ کی دو قسم کی
گیان کی اِک دوسری ہے کرم کی

ترک کرکے کرم کو کوئی بشر
ہو نہیں سکتا ہے اس سے بالاتر

یہ ہے اِک قانون قدرت کا اٹل
رہ نہیں سکتا وہ پل بھر بے عمل

ظاہری اعمال ہی کو چھوڑ کر
مکت ہو سکتا نہیں کوئی بشر

کام کرتا ہے سدا ہر جاندار
اک نہ اک مرضی سے یا بے اختیار

وہ بشر عاقل نہیں نادان ہے
ق
تیرہ باطن ہے وہ بد ایمان ہے

دور گو رہتا ہو محسوسات سے
من ہو بہلاتا مگر لذات سے

کرم یوگی کون ہے؟

کر لئے ہوں جس نے قابو میں حواس
لذتیں پھٹکیں نہ جس کے من کے پاس

اور جو رہ کر بے خیالِ انجام سے
کام لیتا ہو حواسِ رام سے

قابلِ تعریف وہ انسان ہے
کرم یوگی کی یہی پہچان ہے

اِس لئے پہچان کر تو دھرم کو
کر ادا اپنے ستودہ کرم کو

بے عمل رہنے سے بہتر ہے عمل
بِن عمل کچھ مل نہیں سکتا ہے پھل

چھوڑ دے اِنساں اگر سارے عمل
زندہ رہ سکتا نہیں وہ ایک پل

ہے معرا کام جو ایثار سے
دِل کو بھٹکاتا ہے کرموں کے لئے

اس لِئے اپنے فرائض کر ادا
بے لگاؤ رہ کے دُنیا سے سدا

جس میں خلقت کا بھلا ہو کام کر
جس میں خالق کی رضا ہو کام کر

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

یگیہ یا ایثار

جب ازل میں خالقِ مختار نے
خلق کو پیدا کیا ایثار سے

صاف لفظوں میں یہ لوگوں سے کہا
"درجہ اُونچا ہے بہت ایثار کا"

خوش کرو خالق کو تم ایثار سے
وہ نہیں گودی میں لے گا پیار سے

تم بلندی پر اُٹھو ایثار سے
خوش رہو پھولو پھلو ایثار سے

نورِ عرفاں کی یہ جلوہ گاہ ہے
منزلِ مقصود کی شاہراہ ہے

دھرم اِس سے زور و طاقت پائیگا
اور تمہیں درجہ ملے گا موکش کا

یوں کرو گے خالقِ خلقت کو شاد
اور خود پاؤگے من مانی مراد

دل کو ملتا ہے سرور ایثار سے
پاپ ہو جاتے ہیں دُور ایثار سے

جینا اپنے واسطے مردی نہیں
سگ بھی تو ہے پالتا اپنے تئیں

بے غرض خدمت ہی اعلےٰ کام ہے
دھنیہ ہے جو خادمِ بیدام ہے

لالچی اور خود غرض کی زندگی
ایک ناکارہ ہے ڈھیری پاپ کی

دیش جو ایثار سے ہو مالا مال
بے غرض کردار سے ہو مالا مال

سرنردش انسان بستے ہوں جہاں
دیش وہ خوشحال ہے جنت نشاں

واں برستے ہیں سدا ابرِ کرم
دیش وہ بھگوان کا ہے آشرم

بے عمل ایثار کا مطلب ہی کیا؟
کرم سے ہوتی ہے اس کی ابتدا

ایش نے جب خلق کو پیدا کیا
اس نے خود کردار کی ڈالی بِنا

خالقِ کُل بانیٔ کردار ہے تو
خالقِ کُل بانیٔ ایثار ہے

पुस्तकालय
गुरुकुल कांगड़ी
CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

وُہ سدا موجود ہے ایثار میں
وُہ سدا موجود ہے کردار میں

جو بشر ایثار سے رہتا ہے دور
پاپ میں پاتا ہے جو لطف و سرور

زندگی جس کی گناہ آلود ہے
اس کا جینا رائیگاں بے سود ہے

جو بشر پھنستا نہیں لذات میں
لُطف جو پاتا ہے اپنی ذات میں

جس کو اپنی ذات سے تسکین ہے
جو بشر پرماتما میں لین ہے

بالیقیں وُہ کرم سے ہے بالاتر
دیوتا ہے عارف فوق البشر

واسطہ اس کو نہیں کردار سے
اس جہاں سے یا کسی جاندار سے

اس کو ہونے کا نہیں ہے موہ کچھ
اور نہ ہونے کا نہیں اندوہ کچھ

اس لئے کر بے لگاؤ کام تو
فرض کر اپنا ادا نشکام تو

جو بشر کرتا ہے کام ایثار سے
مُکت ہو جاتا ہے وہ سنسار سے

جنک سے راجہ کی ہے زرّیں مثال
کرم سے وُہ کر گئے حاصل کمال

اہلِ دُنیا کی بھلائی کے لئے
کرم کر تو ہے یہی زیبا تجھے

کرم اور دُنیا کا نظام

رہبروں کی پیروی کرتے ہیں لوگ
ان کے رستے پر قدم دھرتے ہیں لوگ

وہ بنا جاتے ہیں قانون اور اصول
عام لوگ ان کو ہیں کر لیتے قبول

ان کے نقشِ پا پہ چلتے ہیں مدام
نیک و بد میں فرق کیا جانیں عوام

تینوں لوکوں میں نہیں کردار کوئی
جس سے ہو سکتا ہے مجھکو سروکار کوئی

مجھکو دنیا میں میسّر کیا نہیں؟
سارے عالم میں میرے زیرِ نگیں

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

بے خیال دے بے نیازِ ما حصل
ہیں اگر اس سے رشتہ جوڑ لوں
چھوڑ دیں گے کرم کرنا لوگ بھی
گر جہاں سے سب لگاؤ توڑ کر
چھوڑ دوں گر میں زمانے کی زمام
اور فنا ہو جائے دورِ کائنات!
گیانیوں کو چاہیئے جو کچھ کہیں
کرم کرنے میں ہیں محو انجان جو
بے غرض وہ خود عمل پیرا رہیں
دستِ قدرت ہے محرک ہر جگہ
ناز ہے جاہل کو پر فاعل ہوں میں
جو ہو قدرت کے گنوں کا رازداں
کرم کرتا ہے سدا ڈرتا نہیں
جاہلوں کو ہے لگن اس کام کی
طمع میں پھنستا نہیں گیانی مگر
کرم وہ کرتا ہے اوروں کے لیئے
فرض ہے گیانی کا یہ۔ نادان کے
نہ کھٹے ناداں کو پریتی سے دور
ہے ارجن! رہ تو بے فکرِ مآل!

پھر بھی رہتا ہوں میں سرگرم عمل
ہیں اگر افعال سے منہ موڑ لوں
ان کا خاصہ ہے بڑوں کی پیروی!
بیٹھ جاؤں کرم سارے چھوڑ کر
منتشر ہو جائے دنیا کا نظام
اس کی ذمہ دار ہو گی میری ذات
راہبری کو خود اسے پہلے کریں!
گا ہے چکرا ہیں نہ ان کی عقل کو
تاکہ گمراہی سے سب ناداں بچیں
کام کب ہو اس کی حرکت کے سوا؟
میں عمل کرتا ہوں حسبِ عامل ہوں میں
جانتا ہو کرم کا رازِ نہاں!
کرم کے پھندے میں وہ پھنستا نہیں
جس سے وابستہ ہو ان کی بہتری
بے غرض کرتا ہے اپنے دن بسر
جیتا اور مرتا ہے اوروں کے لیئے
دل میں وہم و شک نہ وہ پیدا کرے
ہو سکے تو علم کا دے اس کو نور
ترک کر حرص و ہوا کے سب خیال

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

دُور کر دے دِل سے سب جذبات کو ۔ محو کر دے مجھ میں اپنی ذات کو
نذر کر اپنے مجھے افعال تو ۔ اَور یکسوئی کی عادت ڈال تو
صف شکن ارجن تو اُٹھ اَور جنگ کر ۔ حشر کر برپا عدو کی فوج پر
صدقِ دِل سے چھوڑ کر سب احتمال ۔ دُور کر دے بُغض و کینہ کا خیال
جو رہے پابند میرے حکم کا ۔ کرم بندھن سے ہے ہو جاتا رہا
عیب جو ڈھونڈیں گے اس فرمان میں ۔ وُہ رہیں گے بالیقیں نقصان میں
جو رہیں گے اس رہِ روشن سے دُور ۔ آئے گی ان پر تباہی بالضرور
عقلمندوں کے لئے بھی ہے محال ۔ چھوڑنا عاداتِ کہنہ کا خیال
زور پڑ جاتا ہے جب جذبات کا ۔ چھوٹنا آسان نہیں عادات کا
فطرتی قانون ٹل سکتا نہیں ۔ زور سے یاں کام چل سکتا نہیں
یہ ضروری ہے کہ جسمانی حواس ۔ چھوئیں کچھ یا آئیں جب چیزوں کے پاس
لطف پائیں ان سے اَور اُلفت کریں ۔ یا سکوڑیں ناک اَور نفرت کریں
پر نہ ان کے بس میں آنا چاہیئے ۔ ان کو کوشش سے دبانا چاہیئے
راستی کی رہ میں دشمن ہیں حواس ۔ ان کو رکھتے ہیں جکڑ کر حق شناس

اپنا فرض

دوسروں کا فرض گو آسان ہو ۔ اَور اپنا بے صفت بے شان ہے
فرض جو اپنا ہے بہتر ہے وُہی ۔ ناہنا سب اس سے ہے پہلو تہی
فرض اپنا پُورا کرنے میں ہے شان ۔ کرتے کرتے اس کو مرنے میں ہے شان

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

دوسروں کا قرض پُر خطرات ہے | ذلتوں دشواریوں کی بات ہے"

نفس اور غُصّہ

سُن کے یہ اُپدیش ارجن نے کہا | "کرشن جی! وہ شے ہے کیا؟ قوّت ہے کیا!
کھینچتی ہے جو ہمیں سوئے گُناہ | اپنے دل میں ہو نہ گو کوئی بھی چاہ!
پاپ کی ترغیب کا مبدا ہے کیا؟ | شور و شر کیوں دل میں ہوتا ہے بپا؟"
تب وہ بولے "فتنہ یہ ہے نفس کا | جو رجوگن سے ہے پاتا اِبتدا
نفس اور غُصّہ ہیں رغبت کا سبب | دل میں کرتے ہیں بپا شور و شغب
پیٹ غصّے کا تو بھرتا ہی نہیں | یہ بڑا موذی ہے مرتا ہی نہیں
یہ کراتا ہے گناہ انسان سے | دور رہ تو اس وبالِ جان سے!
ڈھانپتا ہے آگ کو جیسے دھواں | رحم کو رکھتی ہے جوں جھلّی نہاں
گرد جیسے ڈھانپتی ہے آئینہ | نفس پردہ گیان پر ہے ڈالتا
نفس کی آتش کا بجھنا ہے محال | گیان کا دشمن ہے یہ جان کا وبال
عقل اور من ہوں یا جسمانی حواس | سب ہیں امّارہ کے رہنے کے نواس
ڈھانپ کر ان سے یہ موذی گیان کو | حق سے لے جاتا ہے دور انسان کو
پا کے قابو تو حواس جسم پر | نیست و نابود اس دشمن کو کر
یہ بڑا دشمن ہے علم اور عقل کا | سر کچلنا اس کا بہتر ہے سدا
اندریاں باریک ہیں ہر چند، پر | اندریوں سے بھی ہے من باریک تر
عقل من سے بھی بہت باریک ہے | عقل سے بھی ہے لطیف اِک اور شے

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

رُوح یعنی ہے وہ نفسِ ناطقہ
مَن کو اس کے زور سے مغلوب کر
یہ دلائے گا ہمیشہ استعمال
نفس کا ہوگا نہ جب تک خاتمہ

عقل پر غالب ہے وُہ اس سے بڑا
وار کرتا رہ ہمیشہ نفس پر
یہ بڑا دشمن ہے اس کو مار ڈال
سرکشی کرتا رہے گا یہ سدا

چوتھا ادھیائے !

گیان کرم سنیاس یوگ

ہمارا جنم لاکھوں بار ہوا

کرشن جی بولے " یہ یوگ لافنا
سوریہ نے آگے منو پر وا کیا
راج رشیوں میں یہ پشتوں تک رہا
آج تجھکو گیان دیتا ہوں وُہی
کیونکہ تُو ہے بھگت پیارا ہے مجھے
بے بہا نعمت ہے میرا گیان یہ
سُن کے یہ ارجن کے دِل میں شک اُٹھا
"آپ تو اس جُگ میں ہیں پیدا ہوئے

بارِ اوّل سوریہ سے میں نے کہا
اور منو نے اکشواکو کو دیا
آخرش دُنیا سے پنہاں ہو گیا
اس سے ہے مقصود تیری بہتری
میں بندھا ہوں پریم کی زنجیر سے
بے بدل برکت ہے میرا گیان یہ"
اور سری بھگوان سے اس نے کہا
سوریہ کو گذرے زمانے ہوگئے

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

اس لئے معلوم ہو کیونکر مجھے
کرشن یوگی راج تب گویا ہوئے
"آشنا ہوں میں فقط اس راز سے
جسم کے رشتوں سے میں ہوں بالاتر
اپنی قدرت پہ ہوں گو میں حکمراں
گو ہوں میں ہی مالکِ لوح و قلم

سوریہ نے یہ گیان پایا آپ سے
بے خبر بالکل ہے تو اس بات سے
میرے اور تیرے جنم لاکھوں ہوئے
میری ہستی ہے اجنما اور امر
میری ملکیت میں ہیں گو سب جہاں
اپنی ہی مایا سے لیتا ہوں جنم

دھرم کی حفاظت کرتا ہوں

پاپیوں اور پاپ کا غلبہ ہو جب
دھرم والوں کو بچانے کے لئے
ہر زمانے میں جنم لیتا ہوں میں
میری پیدائش سے ہو جو آشنا
بعد مرنے کے جنم پاتا نہیں
مجھ سے ہم آغوش ہو جاتا ہے وہ
مجھی کو اپنا سہارا جان کر
پاک ہو کر معرفت کی آگ سے
مجھ سے بہتیرے ہیں واصل ہو گئے
جس طرح کا کوئی کرتا ہے عمل
گامزن ہو گو کسی رہ پر کوئی

"دھرم مٹنے کو ہے" یہ خطرہ ہو جب
دھرم کو اونچا اٹھانے کے لئے
پاپ کی ہستی ہٹا دیتا ہوں میں
جو میرے اس کرم کو ہو جانتا
دہرِ فانی میں وہ پھر آتا نہیں
مجھ میں راحت لافنا پاتا ہے وہ
مجھی کو مکتی کا داتا مان کر
لوگ پا کر تیاگ اور بیراگ سے
مجھ میں راحت سرمدی ہیں پا رہے
بخشتا ہوں میں اسے ویسا ہی پھل
منزلِ مقصود تو ہے ایک ہی

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

مختلف رستوں کو طے کرتے ہوئے
دیوتاؤں کے پجاری جو ہیں
فوراً اپنے کرم کا پاتے ہیں پھل
پھل وہ پاتے ہیں یقیناً عارضی
ورن گن سب مجھ ہی سے پیدا ہوئے
پاک ہوں آلائشوں سے لافنا
بالاتر رہتا ہوں میں افعال سے
علم ہے ٹھیک اس حقیقت کا جنہیں
حق کے طالب مجھ کو ایسا جانتے
تو بھی ان کی پیروی میں کرم کر

مجھ کو پا سکتے ہیں سب طالب مرے
فتح و نصرت کی تمنا ہو جنہیں
عارضی ہوتا ہے لیکن یہ عمل
اس سے پا سکتے نہیں وہ شانتی
جان تاہم ان سے بالاتر مجھے
میری طاقت کی نہیں کچھ انتہا
ان کے ثمرہ کی نہیں خواہش مجھے
جکڑے جا سکتے نہیں وہ کرم میں
کرم کرتے کرتے مکتی پا گئے
کرم کر گو کرم سے رہ بالاتر

کرم اور ناکرم

کرم اور ناکرم میں ہے فرق کیا
میں بتاؤں گا وضاحت سے تجھے
تو اگر یہ جان لے ہے کرم کیا
کام کیا ہے کردنی کیا ناروا؟
کرم سے جو بالاتر رہتا ہوا
عامل کامل ہے ایسا علمداں
خواہشوں سے کرم جو ہوتا ہے پاک

گیانیوں کو بھی کٹھن ہے جاننا
وصف کیا ہیں کرم اور ناکرم کے
تو بدی اور پاپ سے بچ جائے گا
کرم کیا ہوتا ہے اور ناکرم کیا؟
بے تعلق کرم کرتا ہے سدا
یوگ کے قابل ہے ایسا علمداں
گیان کی اگنی میں ہو جاتا ہے خاک

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

جو بشر رہتا ہے بیفکر تمام
جس کے دل میں ہے قناعت جاگزیں
گو وہ عامل ہے عمل کرتا نہیں
جس کا من قابو میں رہتا ہے سدا
کرم جس کے جسم تک محدود ہیں
یوگ کی نعمت سے ہے وہ بہرہ ور
جو شکست و فتح سے ہے بے نیاز
جس کے سینے میں حسد کو جا نہیں
جس کا دل ہے پاک لوث طمع سے
گو وہ عامل ہے عمل کرتا نہیں
طمع کے شر سے ہے امین جس کا دل
خواہشوں کو چھوڑ کر جو شاد ہے
جس کا دل ایثار سے بھرپور ہے
کرم سے اوپر وہ رہتا ہے سدا
جس جگہ ایثار ہے حق ہے وہاں
کرم جو کرتا ہے حق کی راہ میں
جس بشر کا بے غرض کردار ہے
حق سے ہم آغوش ہو جاتا ہے وہ
ضبطِ کامل سے نہ ہو جو بہرہ ور

کرم کے پھل کا نہیں جس کو خیال
جو کسی کا آسرا تکتا نہیں
کرم کی زنجیر میں پھنستا نہیں
جس کو چھو سکتے نہیں بیم و رجا
جس کے دل میں خواہشیں مفقود ہیں
کرم کے پھندے سے ہے وہ بالاتر
جس کو سکھ دکھ کا نہیں کچھ امتیاز
جو کسی سے دشمنی رکھتا نہیں
صبر کرتا ہے اسی پر جو ملے !
کرم کے پھندے میں وہ پھنستا نہیں
نورِ عرفاں سے ہے روشن جس کا دل
دنیوی رشتوں سے جو آزاد ہے
روح کی لذت میں جو مسرور ہے
ناش ہو جاتا ہے اس کے کرم کا
کچھ نہیں ہے فرق ان کے درمیاں
جینا اور مرنا ہے حق کی راہ میں
جس بشر کی زندگی ایثار ہے
برہم کے نروان کو پاتا ہے وہ
چل نہیں سکتا رہِ ایثار پر

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ضبط کامل جب ہے خواہش کے بنا
کوئی اندری ہو نہ احساس آشنا

گر یہ خواہش ہو نہ آئے سانس تک
اپنی حرکت چھوڑ دے دل یک بیک

کر سکیں حرکت نہ ہاتھ آنکھ اور زباں
من ہو منتہ اثر خموشی کا سماں

ایثار

سیر ہو کر گر کسی نے کھا لیا
بھوک سے بیتاب ہو جب دوسرا

یہ کمینہ پن ہے خود غرضانہ کام
ظلم رانی ہے یہ بیدردانہ کام

گنج لاکھوں دفن ہیں زیرِ زمین
خاک ہیں گر کام آ سکتے نہیں

دوسرے ہوں گر جہالت میں دکھی
قدر و قیمت کیا کسی کے علم کی

دوسروں کے واسطے مردانہ وار
اپنے تن من دھن کو تم کیجو نثار

خلق کی خدمت میں سہنا مشکلات
زندگی کی شان ہے رازِ نجات

محو رہنا ہو جو حق کی ذات میں
جو کبھی پھنستا نہ ہو لذات میں

آتشِ ایثار میں اس کے گناہ
راکھ کی صورت ہیں ہو جاتے تباہ

جو بشر محروم ہے ایثار سے
کچھ بھی وہ بہتر نہیں مردار سے

زندگی اس کی سنور سکتی نہیں
عاقبت اس کی سدھر سکتی نہیں

مختلف قسموں کے ایثاروں کو جان
وید میں آتا ہے ان سب کا بیان

انتہا پاتے ہیں سب کردار سے
یہ ہیں ناممکن بنا کردار کے

جانِ نراں کو تو مکتی پائے گا
ذات لامحدود میں مل جائے گا

تو لگائے جسم کو گر کام میں
جب نہ روح و عقل اس کا ساتھ دیں

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ذکر کے قابل نہیں کردار یہ
خدمتِ خلقت نہیں ایثار یہ

گو کوئی ایثار بے خوبی نہیں
علم کا ایثار ہے اعلیٰ تریں

گیان حاصل کر

علم ہی میں ہے عمل کی انتہا
ہر عمل میں ہے یہ سچا رہنما

جستجو کر عارفوں سے علم کی
معتقد ہو کے کر ان کی پیروی

علم پا کر وسوسوں کو چاک کر
اپنا دل وہم و گماں سے پاک کر

بہرہ ور ہو جائے گر تو گیان سے
دور ہو جائیں گے تیرے وسوسے

اور مٹا کر فرق کی دیوار کو
دیکھے گا اپنے میں ہر جاندار کو

پائے گا حق کو تو اپنے روبکار
شانِ عریانی میں ہر جا جلوہ بار

پاپ کا ساگر تلاطم خیز ہو
چاہے منظر کتنا یاس انگیز ہو

گو نظر آتا نہ ہو کوئی کنارہ
گیان کی کشتی سے ہو سکتا ہے پار

آتشِ سوزاں سے جیسے خشک وتہ
راکھ ہو جاتے ہیں جل کر سر بسر

اے بہادر معرفت کی آگ سے
بھسم ہو جاتے ہیں کرم انسان کے

پالیا ہو یوگ میں جس نے کمال
ہوگا نورِ معرفت سے وہ نہال

جس طرح رُت ہی میں لگتا ہے ثمر
نور آتا ہے نظر یہ وقت پر

جو ہے قادر اپنے احساسات پر
نفس دل اور جسم کی حرکات پر

جس کے دل میں موجزن ہے اعتقاد
وہ یقیناً ہوگا اک دن بامراد

گیان سے ہو جائے گا وہ مالا مال
وہ سرور دل کا پائے گا کمال

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

اعتقادِ دل سے جو محروم ہو
وہ کہاں آباد ہو جس کا وطن
بھول کر بھی وہ تو پا سکتا نہیں
یوگ کی شہراہ پر چلتا ہوا
جس کا دل روشن ہو نورِ علم سے
کرم کر سکتا نہیں اس پہ اثر
اس لیے تیاگیاں کی تلوار سے
فرض اپنا جان کر ہر کام کر

وسوسوں سے جس کا دل مسموم ہو
نیستی کی رہ پہ ہوگا گامزن
لوک میں پرلوک میں راحت کہیں
کرم پھل سے جو ہو اُپرہ ہو گیا
سب بھرم ہوں دور جس نے کر دیئے
کرم کے بندھن سے ہے وہ بالاتر
بیڑیاں وہم و گماں کی کاٹ کے
گامزن رہ یوگ کی شہراہ پہ

پانچواں ادھیائے

کرم سنیاس یوگ

ارجن

بھگوان مجھے کچھ کہنا ہے، میرے دل میں یہ شنکا ہے۔
تعریف ہو کرتے تیاگ کی تم، پھر کہتے ہو یوگ اچھا ہے
کیا تیاگ ہے کرموں کا اچھا؟ یا یوگ ہے کرموں کا اچھا؟

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

اس بات کو واضح کیجو تم ، یہ دور کرد مبید اشتکا

بھگوان

کرموں کے تیاگ سے یوگ سے بھی اتل کتی پا جاتا ہے۔
دونوں ہی رستے اچھے ہیں پر بہتر رستہ یوگ کا ہے
اپنا نہ کسی کو عدد سمجھے ، جس کو نہ کسی سے نفرت ہو
جس کو نہ رہے خواہش کوئی تم اس کو سنیاسی سمجھو
جب سکھ اور دکھ کے جھمیلوں سے انساں چھٹکارا پاتا ہے
آسانی سے وہ کرموں کے بندھن سے رہا ہو جاتا ہے
اس راز سے خوب وہ واقف ہیں جن کی آنکھیں ہیں حقیقت بیں
"کچھ کرم اور گیان میں فرق نہیں کچھ سانکھ اور یوگ میں بھید نہیں"
وہ دونوں کا پھل پاتا ہے۔ جو اک میں سنفر ہو جاتا ہے
جو سانکھ سے درجہ ملتا ہے۔ درجہ وہی یوگی پاتا ہے
نہ یوگ کی پدوی ملے جب تک ہے کرم کا تیاگ بہت مشکل
لیکن جو منی ہے یکساں نظر کر لیتا ہے وہ مکتی حاصل
جس نے ہے یوگ کو سادھ لیا جس نے ہو کیا دل صاف اپنا
قابض ہو جو اس جسم پہ جس نے ہو من کو جیت لیا
اندر دل میں یقیں رکھتا ہو جو ہر ذی جاں ہے میرے جیسا
گو کرم ہمیشہ کرتا ہے۔ لیکن وہ اس میں نہیں پھنستا!

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

یوگی جو حق سے واقف ہے وہ کرم جو اس سے لپٹا ہوا
یہ سمجھتا ہے اور کہتا ہے "میں کوئی کام نہیں کرتا
ذمہ سے بری ہو سکتا نہیں لیکن وہ اتنا کہنے سے
میں کوئی کام نہیں کرتا - میں کام جو اس خمسہ کے"

جس کو پھل کی اچھیا ہی نہ ہو پاپوں سے وہ بچتا ہے سدا
جوں جل سے الگ رہتا ہے کمل جل کے اندر ہی رہتا ہوا
جو یوگی ہے اس کے دل میں اٹھتی ہی نہیں پھل کی خواہش
کرتا ہے تن سے بدھی سے شدھی کے لیے وہ سدا کوشش

پھل تیاگی یوگی کرموں سے تسکین کامل پاتا ہے
پھل کی خواہش رکھنے والا کرموں میں جکڑا جاتا ہے
جس خود ضبط انسان نے من سے سب کرموں کا ہو تیاگ کیا
کچھ کام کراتا نہیں کرتا سکھ اور راحت پاتا ہے سدا

دنیا کا مالک انسانوں سے کرم نہیں ہے کراتا کبھی
نہ پھل ہے نبھاتا کرموں کا سب کچھ کرتی ہے قدرت ہی
قانون قدرت کی رو سے ملتی ہے سب کو سزا وجزا
جیسا ہو کسی انسان کا عمل پھل مل جاتا ہے اسے ویسا

کہتا ہے جہالت میں انسان "میں کرتا ہوں میں نے ہے کیا"
لیکن وہ پھر یہ کہتا ہے "پھل دیتا ہے ایشور کرموں کا"
جاہل ہی ایسا کہتا ہے لیکن یہ وہم ہے دھوکا ہے

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

جو گیانی ہے جو حق بیں ہے وُہ اس دہو سکھ سے بچتا ہے
جو گیان سے پاپوں کو دھو کر ایشور کو ہمیشہ دھیاتا ہے
رہتے ہیں جو ایشور میں وہ انت میں مکتی پاتا ہے
گائے ہو ہاتھی ہو کُتّا ہو نیک کوئی یا بد طینت
گیانی تو ایک ہی جذبہ سے کرتا ہے جیووں کی خدمت
وہ کر سکھ دُکھ سے بالاتر جس نے ہو یوگ کیا حاصل
وُہ دُنیا کو ہے جیت چُکا وہ برہّم سے رہتا ہے واصل
جس نے ہو نفس کو مار لیا اور ہو لذّات سے بالاتر
دُنیا سے لگاؤ جس کو نہ ہو آتما ہے ایشور اسی کو منظر
وُہ اپنے آتما کے اندر لافانی طاقت پاتا ہے
وُہ برہّم کی ہستی میں مل کر لافانی راحت پاتا ہے
وہ دُکھ کا مُوجب ہوتی ہے لذّات سے ملتی ہے جو خوشی
وُہ جلد فنا ہو جاتی ہے گیانی کو نہیں خواہش اس کی
غُصہ نہ رہے جس میں شہوت جو سُکھ دُکھ سے ہو بے پروا!
جانداروں کی خدمت کرنا جس نے ہو بنایا دھرم اپنا
جو اپنی موت سے پہلے ہی ہو اپنے آپ کو مار چُکا
وُہ یوگی ہے سنیاسی ہے فاتح ہے ساری دُنیا کا
جو آتما کو ہو جان چُکا جس کے دل میں ہو سکوں کامل
وُہ پُرش ہے صورت برہّم ہی کی اور برہّم سے ہوتا ہے واصل

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

جو دُور بدی سے رہتا ہو قابُو ہو جسے اپنے من پر
نروان کی پدوی پاتا ہے وُہ برہم کی ہستی میں مِل کر

اپنے من پر قابو ہو جسے قابُو ہو حواس خمسہ پر
جو کرم تو کرتا رہتا ہو پر رہتا ہو اس سے بالاتر

جس کا دل پاک ہو نفرت سے جس کا دل پاک ہو اُلفت سے
جو بالاتر رہتا ہو سدا غصّہ سے خوف سے رغبت سے

من جس کا ڈانوا ڈول نہ ہو مُکتی کے لئے جو کوشاں ہو
اس کی حالت نروان کی ہے وُہ مُکت ہی رہتا ہے جانو

تسلیم جو کرتا ہے مجھکو خالق اور مالک دُنیا کا
وُہ یگیہ اور تپ کرنے والا نروان کا پاتا ہے درجا

چھٹا ادھیائے

دھیان یوگ

بھگوان

کرم کے پھل سے جو رہ کر بالاتر
پاتا ہے پدوی وُہ آخر یوگ کی

گامزن رہتا ہے راہِ وید پر
سچّا یوگی وُہ ہے سنیاسی وُہی

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

کر کے نیک افعال سے پہلو تہی
یوگ یا سنیاس کہتے ہیں جسے
یوگی بن سکتا نہیں کوئی بشر
کرم سے ملتی ہے پدوی یوگ کی
اندریوں پر جس نے قابو پا لیا
کر لیا ہو شدھ جس نے آتما
راز پا لیتا ہے اپنی ذات کا
آتما سے آتما اونچا کرے
وہ گرا سکتا ہے اپنے آپ کو
ہے مددگار آتما اس شخص کا
جو نہ اس موذی پہ قابو پا سکے
قابو اپنے من پہ جو ہو پا چکا
عزت و بے عزتی سے بالاتر
اندریوں پر جس نے قابو پا لیا
ہیرے سونے کے ہوں چاہے سنگ کے
لالچ اور دکھ سکھ سے جو ہو بالاتر
نیک و بد دونوں سے جس کو پریم ہو
بے تعصب سب سے جو نیکی کرے
جو کسی سے دشمنی رکھتا نہیں

یوگ پا سکتا نہیں کوئی کبھی
ہوتا ہے حاصل وہ من کو مار کے
خواہشوں سے ہو نہ جب تک بالاتر
یوگ سے ہوتی ہے حاصل شانتی
کرم بندھن سے رہا جو ہو گیا
اک نظر سے سب کو جو ہو دیکھتا
یوگ کی راہ پہ وہ چلتا ہے سدا
فرض انساں ہے اسے گرنے نہ دے
وہ اٹھا سکتا ہے اپنے آپ کو
جس نے قابو نفس پہ ہو پا لیا
دشمنی کرتا ہے اپنے آپ سے
رنج و راحت میں ہے رہتا ایک سا
رہتا ہے ہر حال میں وہ بے اثر
گیان سے من شانت جس کا ہو گیا
جس کی نظروں میں ہوں دونوں ایک سے
ایسا ایشور بھگت ہے یوگیشور
اک نظر سے دیکھے دشمن دوست کو
دوسروں کے واسطے خود دکھ سہے
وہ بشر دنیا میں ہے افضل ترین

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

دہر کے بندھنوں سے ہو کر بالاتر
موہ اور لالچ کے بندھن توڑ کر
چاہیئے یوگی کو میرا نام لے
اس کے من میں آئے گی پاکیزگی
یوگ فاقوں سے کبھی ملتا نہیں
نہ انہیں ملتا ہے جو سوئیں بہت
جو ضروری نیند لیتا ہے سدا
اس کے سارے دکھ مٹا دیتا ہے یوگ
نفس کو جب مار لیتا ہے بشر
تب وہ پا لیتا ہے پد وی یوگ کی
ٹمٹما سکتا نہیں جیسے دیا
ایسے ہی یوگی ہے رہتا پُرسکوں

پاک اور تنہا جگہ پر بیٹھ کر
من لگا کر خواہشوں کو چھوڑ کر
مجھ سے اپنے آتما کو جوڑ دے
مجھ کو پا کر پائے گا وہ شانتی
یہ بہت کھانے سے بھی ملتا نہیں
نہ انہیں ملتا ہے جو جاگیں بہت
کام سب کرتا ہے جو باقاعدہ
اور اُسے مجھ سے ملا دیتا ہے یوگ
آتما میں من کو کرتا ہے ستھر
یوگی وہ ہے سچا سنیاسی وہی
ایسی جا پہ جو ہو محروم ہوا
شانت رہتا ہے سدا اس کا دل

یوگی کا فرض

من پہ جب قابو ہو من ہو پُرسکوں
ہو کر اپنی ذات سے جب آشنا
دھیرے دھیرے پا کے قابو نفس پہ
ہے مقدم فرض یوگی کے لئے
من کو رکھے آتما میں مستقل

ہو چکا ہو صاف و پاکیزہ دروں
پاتا ہو سُکھ اپنے اندر آتما
من سے اپنی اندریوں کو مار کر
شانت اپنے من کو ہموار کرے
پاک رکھے خواہشوں سے اپنا دل

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ٹک نہیں سکتا کبھی من اک جگہ — اِس طرف اور اُس طرف ہے بھاگتا
فرض ہے یوگی کا من کو باندھ کر — رکھے قابو میں اسے آٹھوں پہر
من کو رکھے اس طرح بے اختیار — جس طرح رکھتا ہے گھوڑے کو سوار
جس کے من میں شانتی کا راج ہو — کر چکا ہو شانت جو جذبات کو
ایسا یوگی پاپ جو کرتا نہیں — کرتا ہے حاصل خوشی اعلےٰ ترین
برہم میں وہ لین رہتا ہے سدا — اس کی راحت کی نہیں کچھ انتہا
اپنے اندر سب کو وہ ہے دیکھتا — سب میں پاتا ہے وہ اپنا آتما
میں نظر آتا ہوں جس کو ہر جگہ — میرے اندر سب کو جو ہے دیکھتا
مجھ سے وہ اوجھل نہیں ہوتا کبھی — یاد آتا ہوں میں اس کو ہر گھڑی
رکھتا ہے جو یوگی مجھ میں اعتقاد — محو رہ کر جو مجھے کرتا ہے یاد
چاہے کیسی بھی ہو اس کی زندگی — کرتا ہے حاصل سُرورِ سرمدی
میری گودی میں ہے آجاتا بشر — جب وہ ہو جائے خودی سے بالاتر
رنج و راحت سے رہے جو بے نیاز — "تو وہ من سے ہو گیا ہو بے نیاز
وہ حقیقی یوگ سے ہے آشنا — ایسا یوگی ہو نہیں سکتا فنا

ارجن

کرشن جی! من میں نہیں میرے قرار — ہو چکا ہے یہ شکارِ انتشار
ہو نہ جب تک بہرہ اندوزِ سکوں — یوگ پاؤں کس طرح یوگی بنوں
من بہت چنچل ہے ٹک سکتا نہیں — یہ بہت بلوان ہے دبتا نہیں

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

تیزگامی اس کی ہے بے انتہا ‌ ‌ ‌ پہ سدا آزاد ہے مثلِ ہوا

بھگوان

ہے بجا من ہے رواں اور تیزگام ‌ ‌ ‌ قابو پانا اس پہ ہے دشوار کام
لیکن انساں نفس کا سر توڑ کر ‌ ‌ ‌ خواہشیں دنیا کی ساری چھوڑ کر
مشق سے پاتا ہوا تاب و تواں ‌ ‌ ‌ من پہ پا سکتا ہے قابو بیگماں
من کو قابو میں جو لا سکتا نہیں ‌ ‌ ‌ یوگ آسانی سے پا سکتا نہیں
پہلے قابو من پہ جو ہو پا چکا ‌ ‌ ‌ سعی سے پاتا ہے درجہ یوگ کا

ارجن

شبہ ہے یہ میرے دل میں کرشن جی! ‌ ‌ ‌ دور کر سکتے ہیں اس کو آپ ہی
دھرم جو کرتا رہے وشواس سے ‌ ‌ ‌ یوگ کا درجہ نہ لیکن پا سکے
سے ہمہ داں وہ گتی پاتا ہے کیا ‌ ‌ ‌ یوگ اس کا بھرشٹ ہو جب ہو گیا؟
کوئی بادل جیسے ہو کر پاش پاش ‌ ‌ ‌ تھوڑے سے عرصہ میں ہو جاتا ہے ناش
دھرم کے رستے میں وہ بھٹکا ہوا ‌ ‌ ‌ ہو نہیں جاتا کہیں یکسر فنا؟

بھگوان

پارتھ ہے یہ عالم ہو چاہے دوسرا ‌ ‌ ‌ وہ کہیں بھی ہو نہیں سکتا فنا
بالاتر پاپوں سے نیکو کار کی ‌ ‌ ‌ ہو نہیں سکتی بری حالت کبھی

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

یوگ کی حالت میں رہ کر دیر تک
کوئی اس درجے سے گر جاتا ہے گر
اور واں پاکر وُہ پچھلے سنسکار
یوگ کے رستے پر رہ کر گامزن
جب ہو پہلے سنسکاروں کا ظہور
بالاتر پاپوں سے ہو جانے کے بعد
شُدّھ ہو جاتا ہے یوگی انت میں

چل کر اچھّے راستوں پر دیر تک
تو جنم لیتا ہے وُہ یوگی کے گھر
کرتا رہتا ہے سدا اپنا سُدھار
مُکتی پانے کا وُہ کرتا ہے جتن
یوگ کی جانب وُہ کھچتا ہے ضرور
اور متعدّد جنم پانے کے بعد
اور پا لیتا ہے مُکتی انت میں

گیان سے اونچا ہے درجہ یوگ کا
یوگی سے لگّا نہیں کھاتا تپی
اونچا ہے گیانی سے اس کا مرتبہ

تپ سے بھی اعلےٰ ہے درجہ یوگ کا
کون کر سکتا ہے اس کی ہمسری
کرم کانڈی سے بھی ہے یوگی بڑا

اس لئے ارجن لگا کر اپنا من
یوگی بننے کا ہمیشہ کر جتن!

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ساتواں ادھیائے

ایشور بھگتی

جیو اور مادہ (پرکرتی)

یوگ کر اور مجھ میں اپنا من لگا | مجھ کو پانے کو میرا لے آسرا
اعتقادِ دل سے کر کے جستجو | جان سکتا ہے میری ہستی کو تو
اپنی اصلی شکل میں "علم و عمل" | میں تجھے دیتا ہوں علم بے بدل
علم یہ دنیا میں ہے سب سے بڑا | کچھ نہیں دانستنی اس کے سوا
چند ہیں لاکھوں میں آپ اپنی مثال | کوششیں کرتے ہیں جو بہر کمال
شاذ کوئی کر کے لاکھوں کوششیں | دیکھتا ہے مجھ کو اصلی روپ میں
رازِ پنہاں ہے مری شکلِ کمال | جاننا اس کا ہے حد درجہ محال
آگ پانی خاک، اینتھر اور ہوا | عقل من احساس اپنی ذات کا
قدرتِ مادی کے ہیں یہ آٹھ انگ | میری مایا کے ہیں یہ روپ اور رنگ
ادنے کہلاتی ہے یہ قدرت مری | جیو اعلےٰ تر ہے قدرت دوسری

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

جیو نے دنیا کو ہے دھارن کیا
جیو ہے دنیا کا واحد آسرا

دونوں سے خلقت کا ہوتا ہے ظہور
ساری قدرت میں ہے ان دونوں کا نور

میں پیدائش کا موجب ہوں

میں بنا کر تھمر کائنات کا
خود ہی کر دیتا ہوں پھر اس کو فنا

سارے عالم ہیں میرے زیر نگیں
مجھ سے برتر اور ہے کچھ بھی نہیں

جس طرح منکوں میں دھاگا ہو پڑا
میں ہوں ہر ذرّے کے اندر بس رہا

مجھ میں ہیں سب باثبات و بے ثبات
منسلک ہے مجھ میں ساری کائنات

جل میں رس ہوں چاند سورج میں ضیا
اوم ہوں ویدوں میں ایتھر میں صدا

قوتِ مردی ہوں میں انسان میں
خاک میں خوشبو ہوں، جان ذیجان میں

تپ تپسوی کا ہوں میں اگنی کا تیج
عقل ہوں دانا کی، تیجسوی کا تیج

تخم اوّل مجھ کو ذیجانوں کا جان
زور بازو مجھ کو بلوانوں کا جان

ق
کینہ کی لعنت سے جو محروم ہے
خواہش و اُلفت سے جو محروم ہے

آرزوئے خیر ہوں پاک اور صاف
دھرم کے جو ہو نہیں سکتی خلاف

ابتدا ہوں ستو رج اور تم کی میں
میں نہیں ان میں مگر وہ مجھ میں ہیں

ستو رج اور تم ہیں مجھ پر منحصر
ان سے میں آزاد ہوں اور بالاتر

ان کے چکر میں ہے دنیا مبتلا
علم اسے پھر کیا ہو میری ذات کا

ذات جو ان سے ہے برتر اور جدا
ذات جو ہے لازوال و لافنا

مایا سہ گونہ میری ہے ایسا بن
پار کرنا جس کو ہے از حد کٹھن

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

مُجھ پہ رکھتے ہیں مگر جو انحصار ۔ مایا کے بن کو وُہ کر جاتے ہیں پار
پیچ جاہل نابکار اور بدشعور ۔ مُجھ سے رہتے ہیں ہمیشہ دُور دُور
فطرت و عادت میں وُہ شیطان ہیں ۔ آدمی کی شکل میں حیوان ہیں
مایا کے چکر میں رہ کر مبتلا ۔ ناش کر لیتے ہیں اپنی عقل کا

مجھے کون یاد کرتے ہیں

چار قسموں کے ہیں انساں خوش نہاد ۔ پوچھتے ہیں جو مجھے کرتے ہیں یاد
پہلا وُہ ہے جو ہو دُکھ میں مبتلا ۔ دوسرا وہ جو ہے طالب علم کا
تیسرا ہے مال و دولت کا غلام ۔ آخری گیانی جو ہے یکساں مدام
یاد کرتا ہے مجھے گیانی سدا ۔ تشنہ لب رہتا ہے میرے پریم کا
بھگت یہ اچھے ہیں سب گیانی مگر ۔ شان ہے دنیا کی اک یکتا گُہر
سب سے افضل ہے میرا پیارا ہے وہ ۔ جان ہے میری جگر پارہ ہے وُہ
کیونکہ وہ چلتا ہے میری راہ پر ۔ میرا درجہ سب سے اعلےٰ مان کر
رہ کے یکسوئی کی حالت میں سدا ۔ وُہ فقط لیتا ہے میرا آسرا
گو مجھے پیارا ہے وہ میرے قریں ۔ مجھکو آسانی سے پا سکتا نہیں
بعد جنموں کے ہے مل سکتا مجھے ۔ اک جنم کافی نہیں اس کے لئے
ایسا کوئی کوئی ہے خیر البشر ۔ میں ہی آتما ہوں جسے ہر جا نظر
خواہش دُنیا میں ہو کر مبتلا ۔ گیان سے محروم ہو جو ہو گیا
دیوتاؤں کا ہے لیتا آسرا ۔ وُہ فقط کرتا ہے رسموں کو ادا

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

دیوتا کوئی ہو صورت کوئی ہو
بت شجر پتھر ہو مورت کوئی ہو

جو یقیں کے ساتھ اسے کرتا ہے یاد
منتقل کرتا ہوں اس کا اعتقاد

اُسی صورت میں یقیں رکھتا ہوا
جو نہ دل سے اسے ہے پوجتا

مجھ سے پاتا ہے وہ دل کی خواہشیں
بارور ہوتی ہیں اس کی کوششیں

دیوتاؤں کی ہو جس کو جستجو
ایک دن پاتا ہے ان کو روبرو

لیکن اس ناداں کی کوشش اور عمل
دے نہیں سکتے دوامی کوئی پھل

جس کو خواہش ہو میرے دیدار کی
آرزو رکھتا ہو میرے پیار کی

بالیقیں اک دن مجھے پائے گا وہ
مجھ سے ہم آغوش ہو جائے گا وہ

عقل و حواس سے بالاتر ہوں

میری صورت ہے نہاں اور بے مثال
برتریں ہوں میں بزرگ اور لازوال

پا نہیں سکتے مجھے عقل و حواس
دور رہوں میں گو سدا رہتا ہوں پاس

مورکھوں کو پر یہ رہتا ہے جنوں
"صورتِ مادی کا میں پابند ہوں

عقل سے پہچانا جا سکتا ہوں میں
اندریوں سے جانا جا سکتا ہوں میں"

رہتا ہوں میں یوگ مایا میں نہاں
اس لئے سب پر نہیں ہوتا عیاں

جسم سے آزاد ہوں اور بے مثال
میں اجنما ہوں امر اور لازوال

جان سکتے ہیں مجھے ناداں کیا!
مورکھوں کو ہو میری پہچان کیا!

جانتا ہوں سارے جانداروں کو میں
پہلے تھے جو ہوں گے یا موجود ہیں

پر مجھے پہچانتا کوئی نہیں
ذات کیا ہوں جانتا کوئی نہیں

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

برہم کو کون جانتا ہے

رغبت و نفرت میں ہے سکھ دکھ نہاں
بے نیازی میں ہے سکھ دکھ بے نشاں

رہ کے سکھ اور دکھ کے چکر میں بشر
زندگی کرتے ہیں ظلمت میں بسر

چشمۂ عرفاں سے رہ کر دور دور
وہ گناہوں میں سدا رہتے ہیں چور

پر جسے سکھ دکھ کی کچھ پروا نہ ہو
وہ جو مایا جال میں پھنستا نہ ہو

ہو گئے ہوں خاک جس کے سب گناہ
ڈھونڈتا ہے شوق سے میری پناہ

ہوکے یکسو وہ مجھے کرتا ہے یاد
یاد ہی کر کے مجھے رہتا ہے شاد

آسرا لیتا ہے میرا جو بشر
اور عمل کرتا ہے بے خوف و خطر

تاکہ کٹ جائیں جہاں کی مشکلات
زندگی اور موت سے پائے نجات

وہ آدی برہم کو ہے جانتا
جانتا ہے راز آتم گیان کا

کرم کی ہے اصلیت اس پر عیاں
اس کا دل ہے معرفت کا رازداں

بالاتر ہر جسم اور جاندار سے
میں ہوں برتر یگیہ کے ایثار سے

جس بشر پر ہے عیاں یہ اصلیت
کر کے حاصل درجۂ یکسانیت

وہ مجھے پہچانتا ہے دیکھتا
جسم و جاں کبھی ہو رہے ہوں جب جدا

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

آٹھواں ادھیائے

اکھشر برہم یوگ

پاک ہوں اعلا تریں ہوں میں فنا سے بالاتر
سرمدی ہوں، ابتدا اور انتہا سے بالاتر
میں نے مسکن ہے بنایا ہر دلِ جاں دار میں
کارفرما میں ہی ہوں قدرت کے کاروبار میں
جو کچھ آتا ہے نظر ہے صورتِ فانی میری
اس میں جو طاقت ہے وہ ہے روحِ پنہانی میری
جسم میں رہتا ہوا اس سے جدا رہتا ہوں میں
بے لگاؤ اور پاکیزہ سدا رہتا ہوں میں
چھوڑتا ہے جسم اپنا یاد کرتا جو مجھے
مر کے ہو جاتا ہے وابستہ وہ میری ذات سے
جس کسی صورت سے وابستہ رہے دل عمر بھر
آخری دم بھی وہی رہتی ہے غالب روح پر
بعدِ موت انساں وہی صورت ہے کرتا اختیار

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

— ہر تاثر زندگی کا دُور رہی ہے پائیدار!
عقل و دل مجھ میں لگا کر مجھ کو پا سکتا ہے تو
موت و پیدائش کے بندھن کو کٹا سکتا ہے تو
آخری دم یوگ کی طاقت سے جو اعلے بشر
یاد کرتا ہے مجھے ہی پا کے قابو نفس پر
مجھ میں رل جاتا ہے رہتا ہے سدا مسرور وہ
پاک بن جاتا ہے رہتا ہے سراپا نور وہ
مجھ کو پا کر پھر جنم لینا نہیں پڑتا کبھی
درجۂ اعلےٰ ترین پہ چھن نہیں سکتا کبھی
نیک گیانی، بھگت، میرے پیارے سادھو اور منی
سب میری گودی میں پاتے ہیں سکونِ سرمدی
وقت لامحدود ہے اور مختصر تیری حیات
ذکر انسانوں کا کیا فانی ہے ساری کائنات
روزِ پیدائش ہیں ہو جاتے عناصر مجتمع
ان کا پرلے آنے پہ ہوتا ہے رشتہ منقطع
میں جہاں کرتا ہوں پیدا اور ہٹا دیتا ہوں پھر
کر کے ظاہر گوناگوں چیزیں چھپا دیتا ہوں پھر
مرگ و پیدائش کا چکر ہے سدا رہتا رواں
گاہے آتا ہے نظر گاہے نہیں آتا جہاں

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

جسمِ فانی پاکر اس کو چھوڑتا ہے آتما
بالاتر آواگون سے میں ہوں رہتا ایک سا
عِلم جس کا ہو نہ پورا اور نہ پاکیزہ عمل
خدمت و ایثار کر کے جس نے پایا ہو نہ بل
مٹ نہیں سکتی کبھی ایسے بشر کے دُکھ کی رات
وُہ کبھی آواگون سے پا نہیں سکتا نجات
مُکتی پانے کی تیرے دل میں اگر ہے آرزو
محو رہ خدمت میں کر اس کی عمل میں جستجو
ایک ہے اگیان کی رہ دوسری ہے گیان کی
آشنا دونوں سے دھوکا کھا نہیں سکتا کبھی
یگیہ تپ اور دان کے بھی پھل سے ہو کر بالاتر
محو ہو جاتا ہے میری ذات میں وہ سربسر

نواں ادھیائے

بھگتی کی مہما

کرشن جی ارجن سے پھر گویا ہوئے "علم پوشیدہ بتاتا ہوں تجھے
کیونکہ تجھکو بغض کی عادت نہیں تیرے دل میں جذبۂ نفرت نہیں

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

پاک و اعلیٰ علم لاثانی ہے یہ — حق سے ہے لبریز لاثانی ہے یہ
تجربہ میں اس کو لا سکتا ہے تو — اس کو پاکر ہو سکے گا سُرخرو
علم ہے یہ راز اعلیٰ دھرم کا — اس کو پاکر پاپ سے بچ جائیگا
جو بشر اس میں یقیں رکھتا نہیں — میری ہستی کو وہ پا سکتا نہیں
وہ جنمتا اور مرتا ہے سدا — موت کی رہ پر بھٹکتا ہے سدا
مجھ سے ہو سکتا نہیں وہ ہمکنار — دورِ فانی میں ہے آنا بار بار

وہ گیان کیا ہے؟

گو نظر آتی نہیں صورت مری — رم رہی ہے ہر جگہ وحدت مری
میں کسی جاندار پر نربھر نہیں — میرا کوئی مرکز و محور نہیں
میں ہوں ہر جاندار کا دارومدار — مجھ کو کائنات پر ہے اختیار
مجھ میں ہر ذیجاں ہے جوں گھر میں مکیں — سوکھشم ہوں مجھ میں وہ ساری نہیں
گو ہوں ہر جاندار میں موجود میں — ذات تک اس کی نہیں محدود میں
گو ہوں میں نرلیپ الگ ہے میری ذات — مجھ ہی میں قائم ہے ساری کائنات
مجھ ہی سے مخلوق سب پیدا ہوئی — پرورش کرتا ہوں ہر جاندار کی
جس طرح قائم ہے ایتھر میں ہوا — ہر کس و ناکس ہے مجھ میں بس رہا
کلپ کے آخر میں سب اہلِ جہاں — میری قدرت میں ہیں ہو جاتے نہاں
اور دوبارہ کلپ کے آغاز میں — مایا سے میں پیدا کرتا ہوں انہیں
فطرتاً ذیجاں ہیں سب بے اختیار — زندگی دیتا ہوں ان کو بار بار

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

میری ہی مایا سے ہے دنیا کا کھیل
پر کبھی کرموں میں مَیں پھنستا نہیں
مجھ سے گو ہوتی ہے پیدا کائنات
جو بھی دُنیائیں ہیں ساکن اور رواں
مجھ کو قدرت پر ہے پورا اختیار
آفرینش اور فنا کا سلسلہ
جو ہیں میری ذات سے ناآشنا
موڑتے ہیں مُنہ میرے فرمان سے
مجھ سے امیدیں وہ رکھتے ہیں فضول
لوگ یہ رہتے ہیں دھوکے میں سدا
دھرم کے بندوں کا ہے اعلےٰ عمل
گیت گاتے ہیں مری تعریف کے
بعض مجھ کو گیان سے پہچان کر
یگیہ مَیں ہوں آگ ہوں اور آہوتی
میں جگت کا باپ ہوں پالک ہوں میں
زندگی اور موت کا پیغام ہوں
مالک و شاہد جہاں کا خیرخواہ
میری حرکت سے ہے حرکت میں جہاں
موت ہوں میں اور لافانی سکوں

میرے فیضِ عام سے ہے ریل پیل
ان سے وابستہ میں ہو سکتا نہیں
بے لگاؤ اور الگ ہے میری ذات
میری قدرت ہی سے ہوتی ہیں عیاں
ساری دُنیا ہے مری آئینہ دار
رہٹ کی مانند چلتا ہے سدا
مان کر پابند مجھکو جسم کا
پاپ کرتے ہیں وہ اطمینان سے
وہ ہیں مورکھ کام کرتے ہیں فضول
وہ ہیں راچھس اور عمل اُن کا بُرا
مجھ میں وہ وشواس رکھتے ہیں اٹل
وہ ہمیشہ یاد کرتے ہیں مجھے !
پوجتے ہیں ذاتِ اعلےٰ مان کر
مَیں ہوں منتر اور سمگری ہوم کی
مَیں جگت کا آسرا رکھشک ہوں میں
اوم ہوں رِگ ہوں یجر ہوں سام ہوں
جاننے لائق ہوں خلقت کی پناہ
زندگی ہوں نور ہوں روح رواں
ہر جگہ موجود ہست و نیست ہوں

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

سچائی اور ایشور

پوچھتے ہیں مجھ ہی کو جو خوش نہاد — دھرم پر ہوتا ہے جن کو اعتقاد
مجھ پہ ان کی عافیت کا بار ہے — ان کا مجھ سے میرا ان سے پیار ہے
سچ جہاں ہو ہے وہیں مسکن میرا — پوجنا سچ کو ہے مجھ کو پوجنا
خدمتِ مخلوق خدمت ہے مری — بے غرض نیکی عبادت ہے مری
اس حقیقت سے ہیں جو نا آشنا — روح ان کی گرتی جاتی ہے سدا
گر تو کر سکتا ہے کارِ نیک کر — باندھ خدمت کے لئے اپنی کمر
میری ہی رہ میں ہو تیرا ہر عمل — میری بھگتی میں سدا تو رہ اٹل
اس طرح تو پھل کی خواہش چھوڑ کر — کرم کے بندھن سے ہوگا بالاتر
چھوٹ جائے گا جنم اور موت سے — مجھ میں مل جائے گا پا لے گا مجھے
دوست و دشمن نہیں کوئی مرا — ہر کس و ناکس میں ہوں میں ایک سا
جپ کے میرا نام بدکردار بھی — پھر سے پا سکتا ہے سکھ اور شانتی
وہ جو میرا بھگت ہے یہ رکھ یقین — دکھ نہیں پاتا کبھی مٹتا نہیں
مجھ میں جب لیتا ہے کوئی بد پناہ — دور ہو جاتے ہیں اس کے سب گناہ
میرے بھگتوں کا تو پھر کہنا ہی کیا — بے خطر سیدھا ہے ان کا راستا
اس لئے دکھ سے بھری دنیا میں تو — یاد کر مجھ کو میری کر جستجو !
یگیہ کر، اپنا بنا اعلیٰ چلن — دل لگا مجھ میں تو میرا بھگت بن
جوڑ میرے ساتھ اپنا آتما — مجھ کو پانے کا یہی ہے راستا

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

دسواں ادھیائے

میں کیا ہوں؟

کرشن جی ارجن سے پھر گویا ہوئے
سُن جو باتیں اب بتاتا ہوں تجھے
رِشی ہو یا ہو کوئی دیوتا
کیونکہ میں ہر ایک کا آغاز ہوں
جانتا ہے جو مجھے بے ابتدا
عِلمداں وُہ ساکنِ دارالفنا
حق شناسی عِلم عقل اَور راستی
دِل کا اطمینان اور ضبطِ حواس
شہرت و بے عزتی یکسانیت
اَور جو کچھ ہے روا و ناروا
میں نے پیدا سات رشیوں کو کیا
مجھ ہی سے چودہ منو پیدا ہوئے
میری اس قدرت کا جس کو علم ہے

"ہے ارجن! تجھ سے ہے اُلفت مجھے
ہوں گی یہ تیری بھلائی کے لئے
میری پیدائش سے ہے ناآشنا
آفرینش کا میں واحد راز ہوں
ابتدا سے حکمراں سنسار کا
بندِ عصیاں سے ہے ہو جاتا رہا
عفو کی طاقت، قناعت اَور خوشی
نیستی، ہستی، غم و بیم و ہراس
ظلم کیشی اور بخشش کی صفت
اس کا میں مبدا ہوں اس کی ابتدا
میں نے ہی پیدا اکاروں کو کیا
ساری یہ دُنیا ہے جن کی نسل سے
ٹھیک اس طاقت کا جس کو علم ہے

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

درجۂ یکسانیت پاتا ہے وہ نر
سب کا میں خالق ہوں سب کی ابتدا
جو ہیں عالم وہ بجوش اعتقاد
ہر کس و ناکس کے دِل میں جاگزیں
میں ہوں نو بچانوں کی واحد ابتدا
بشن کے درجے پہ آدتیوں میں ہوں
دانش و دانست انسانوں میں جان
نیّروں میں ہوں میں روشن آفتاب
دیوتاؤں میں ہوں اندر دیوتا
رُدروں میں شنکر ہوں یکشوں میں کبیر
پنڈتوں میں جان مجھ کو برہسپتی
بحرِ بے پایاں مجھے ندیوں میں جان
اوم شبدوں میں رُتوں میں ہوں بہار
مجھ کو دریاؤں میں گنگا جان تو
جان تو گئووں میں مجھ کو کام دھک
یگیہ جپ کا جان یگیوں میں مجھے
وِیل مچھلی بحری جانداروں میں ہوں
اژدہا ناگوں میں ہوں دیدوں میں سام
پائیداروں میں ہمالہ بے نظیر

مجھ سے ہم آغوش ہو جاتا ہے وہ
مرکز و محور ہوں میں سنسار کا
کرتے رہتے ہیں مجھے ہر وقت یاد
آتما ہوں، ہر مکاں کا ہوں مکیں
ان کا آخر ہوں میں ان کی انتہا
جان لے پرہلاد میں دیتوں میں ہوں
وقتِ لامحدود پیمانوں میں جان
جان سیّاروں میں مجھکو ماہتاب
اندریوں میں من کہ ہے رُتبہ مرا
آگ وسوؤں میں پہاڑوں میں سمیر
اور مہارشیوں میں بھرگو مہرشی
کپلِ حق میں مہامُنیوں میں جان
میں ہوں جودھاؤں میں رام شہسوار
نام میرا سارے سانپوں میں وسُو
سپہ سالاروں میں ہوں میں کارتک
جان پیپل سب درختوں میں مجھے
تو رتی ہے جو سمندر کا سکوں
میرا ماریچی ہے ماردتوں میں نام
جس کے دامن میں ہے پلتا زہر یہ

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ایراوت ہوں ہاتھیوں کے درمیاں
چتررتھ گندھرب گندھربوں میں جان
مان یہ تو نفس امارہ ہوں میں
اُچیہ شروا مجھکو راہواروں میں جان
حکمرانوں کی سیاست مجھ کو جان
"راجہ جنگل کا" درندوں میں ہوں میں
ہر جگہ ہوں میں جہاں کا آسرا
الف کا رتبہ ہے حرفوں میں میرا
سب کا قاتل ہوں فنائے جاں فشار
چھما، بانی، عقل اور شہرت سمجھ
سام میں ہوں برہت بھجن بھجنوں میں میں
ماہ مگھر سب مہینوں میں سمجھ
جوا بازی مجھکو عیاروں کی جان
واسُو کا فرزند جادو کُل میں ہوں
درمیاں مُنیوں کے مجھکو بیاس جان
نتیجمندوں کی سیاست مجھ کو جان
تو سکوتِ رازِ پنہاں مجھکو جان
مجھ ہی سے پیدا ہوئے سب جاندار
منحصر مجھ پہ ہیں ساکن اور رواں

اور مگرمچھ مچھلیوں کے درمیاں
جان انسانوں کے اندر حکمراں
عالموں کی خلق کا چارہ ہوں میں
اور بجلی تیز رفتاروں میں جان
اور بہ رگوں میں مجھے جان ارجماں
اور گرڑ سارے پرندوں میں ہوں میں
لا فناؤں میں ہوں زمان لافنا
ہوں دواؤں میں مرکب کیمیا
خلق آئندہ کا ہوں میں کردگار
صبر و استقلال، دھن دولت سمجھ
اور گایتری ہوں سب چھندوں میں میں
لکشمی کا دھن خزینوں میں سمجھ
رعب و سطوت مجھکو سرداروں کی جان
ارجنِ فتح ور پانڈو کُل میں ہوں
شاعروں میں ہوں میں اُشنا نکتہ داں
حکمرانوں کی عقوبت مجھکو جان
پنڈتوں اور گیانیوں کا میں ہوں گیان
سب جہانوں کا ہے مجھ پر انحصار
ہیں میرے زیرِ حکومت سب جہاں

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

میں نے تجھ سے یہ ہے تمثیلاً کہا
ورنہ قدرت کی نہیں کچھ انتہا

یہ مری قدرت کا اک ذرہ نہیں
بحرِ بے پایاں کا اک قطرہ نہیں

مجھکو قدرت صاحبِ قدرت کی جان
مجھکو طاقت صاحبِ طاقت کی جان

صاحبِ دولت کی دولت مجھکو جان
حسن و خوبی اور وجاہت مجھکو جان

تذکرہ بے حد ہے کیا اس سے تجھے
ہے یہی کافی تو اتنا جان لے

ہر جگہ عالم میں ہیں موجود ہوں
ہر مدی ہوں اور لامحدود ہوں"

گیارھواں ادھیائے

ورات روپ

سن کے اسرار ارجن ہوا یوں لب کشا
"کرشن جی میرا بھرم جاتا رہا

یہ عنایت آپ کی ہے آپ نے
روح کے اسرار مجھ پر وا کیئے

آپ سے میں نے مفصل سن لیا
آفرینش اور فنا کا ماجرا

راز یہ معلوم مجھکو ہو گیا
آپ کی عظمت اٹل ہے لاانتہا

آپ ہیں حاوی جہاں ہیں ہر جگہ
آپ ہی ہیں خالق ارض و سما

جیسی ہے صورت جہاں پھر آپ کی
دیکھنے کی ہے مجھے خواہش دلی

دیکھنے کی گر ہو کچھ قدرت مجھے
شکلِ عالمگیر وہ دکھلایئے"

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

کرشن جی بولے کہ "اے کنتی کے لال — میری لاکھوں صورتوں کا کر خیال
مختلف قسموں کی ہیں یہ اور عجیب — رنگ و ہیئت میں ہیں نادر اور غریب
دیکھ یاں رُدروں کو، آدتیوں کو تو — یاں ہے اشون دونو آدت اور وسو
حیرت افزا صورتوں کو دیکھ یاں — دیکھ آنکھوں سے یہ نادیدہ سماں
میرے قالب میں ٹکے ہیں کل جہاں — صورت یکجا ہیں ساکن اور رواں
دیکھنے کی چاہ ہو جو کچھ تجھے — آج میرے تن کے اندر دیکھ لے
تیری ان آنکھوں میں پر طاقت نہیں — مجھ کو دیکھیں ان میں یہ قدرت نہیں
بخشتا ہوں گیان کی آنکھیں تجھے — میری قدرت کا تماشہ دیکھ لے"

وراٹ روپ کے درشن

کرشن جی نے اتنا ارجن سے کہا — اور خدائی شکل کو ظاہر کیا
بیشمار اس کی تھی آنکھیں اور دہاں — بیکراں تھی حاوی کون و مکاں
سج رہے تھے تن پہ زیور بے شمار — اس کے ہاتھوں میں تھے شستر بیشمار
بے شمار اس نے پہن رکھے تھے ہار — پوشاکیں پہنی ہوئی تھیں بے شمار
پوشاکیں تن پر تھیں جھلمل کر رہی — نکہتوں سے تھی فضا ساری اٹی
آسمانی اور مقدس پوشاکیں! — آسمانی اور مقدس نکہتیں!
حاضر و ناظر تھا ہر جا دیوتا — بیکراں، بے انتہا، حیرت فزا
جو چمک دیں لاکھوں سورج اک جگہ — ایک ذرہ بھی نہیں اس تاپ کا
ق
دیوتا کے رخ پہ تھا جو آشکار — جلوہ گر تھی واں تجلی کی بہار!

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

مختلف حصوں میں ساکن اور رواں — منسلک تھا ایک رشتے میں جہاں

ارجن گھبرا گیا

صف شکن ارجن یہ منظر دیکھ کر — کانپ اُٹھا حیران ہو کر سربسر
سر جُھکائے دیوتا کے روبرو — دست بستہ اس نے یُوں کی گُفتگو
"آپ کے تن میں ہیں لاکھوں دیوتا — آسمانی ہستیاں حیرت فزا!
ہیں یہاں سب گوان برہما جلوہ گر — شانِ شاہی سے کمل کے تخت پر
آسنوں پر ہیں رشی بیٹھے ہوئے — اور کروڑوں سانپ پھن لہرا رہے
آپ کی شکلوں کی کچھ گنتی نہیں — آپ کی آنکھوں کی کچھ گنتی نہیں
آپ کے پیٹ اور دہن ہیں بے شمار — آپ کے ہاتھ اور چرن ہیں بے شمار
آپ لامحدود ہیں لاانتہا — آپ ہیں بے وسط اور بے ابتدا
آپ کی اس شکلِ عالمگیر کے — کر رہا ہوں آج میں درشن کُھلے
مُکٹ پہنے گرز اور چکر لئے — ہر جگہ تاباں ہیں اقدس شان سے
نُور سے آنکھیں مری چندھیا گئیں — صاف مجھ کو کچھ نظر آتا نہیں
آپ سورج ہیں سراپا نُور ہیں — ہر جگہ ہیں آپ نزد اور دُور ہیں
اب نظر آتی نہیں مطلق خلا — آپ ہی پھیلے ہوئے ہیں ہر جگہ
سب جہانوں کا سہارا آخری — جاننے لائق ہے ہستی آپ کی
اوّل و آخر، قدیم و جاوداں — آپ ویدک دھرم کے ہیں پاسباں
آپ بے آغاز ہیں بے انتہا — انتہا رکھتا نہیں بل آپ کا

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

آنکھیں سورج سے بڑی ہیں نور بار
شش جہت میں ہے تجلی آپ کی
آپ اپنے غیر فانی تیج سے ہو
آپ ہی میں ہیں زمین و آسمان
آپ کی صورت کا ہیبت زا سماں
دیوتا سب تھر تھراتے خوف سے
آپ کی قدرت کے گن گاتے ہوئے
سر جھکاتے ہیں جے مناتے آپ کی
رُدّر آدت سادھیہ، وشوے اور پتر
اشونی گندھرب واسو - یہ سبھی
آپ کی ان گنت آنکھیں دیکھ کر
بالا تر رفعت سے بازو دیکھ کر
دیکھ کر دانت اور ڈاڑھیں خوف زا
سوجھتا کچھ بھی نہیں حیراں ہیں سب
میرے دل پر بھی ہے دہشت چھا گئی
جھلملاتے اور گونا گوں دہاں
دیکھکر آنکھوں کا نورِ بے مثال
میرے من میں آ گیا ہے انتشار
خوف زا، دلدوز پرلے کا سماں

دست و بازو آپ کے ہیں بے شمار
جس سے دنیائیں ہیں جگمگ کر رہی
سب جہانوں کو ہیں طاقت دے رہے
آپ ہی ہیں حاوئ کون و مکاں
دیکھ کر لرزہ میں ہیں اہلِ جہاں
آپ کے تن میں ہیں داخل ہو رہے
آپ کی جانب ہیں بڑھتے جا رہے
مدح میں ہیں محو سدّھ اور رِشی
یکش، راکھشش، سدّھ، بارُون اور امر
مدح خوانی کر رہے ہیں آپ کی
آپ کی ان گنت ٹانگیں دیکھ کر
زیر تر پستی سے زانو دیکھکر
دیکھ کر سارا سماں دہشت فزا
بیدِ مجنوں کی طرح لرزاں ہیں سب
میرے تن میں آ گئی ہے کپکپی
دیکھکر چھوتے زمین و آسماں
دیکھکر چہرے کا لافانی جلال
کانپتا ہے میرا دل بے اختیار
مجھ کو آتا ہے نظر سارا جہاں

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

آپ کا منہ اور جبڑے دیکھ کر
کچھ نہیں کون دہان کا یاں حساب
اے زمین و آسماں کے بادشاہ
دیوتاؤں کی اٹل آرام گاہ !
ہولناک اتنا ہے ڈاڑھوں کا سماں
گرز راں اور نامور شمشیر باز
راجہ پردیسیوں کے اور کورو بھی
اور اپنی فوج کے سب شہسوار
بے تحاشا اور سرپٹ دوڑتے
سر کئی دانتوں سے ہیں لٹکے ہوئے
جسطرح پُر زور دریائے رواں
آپ کے آتش فشاں منہ میں یونہی
رہنما، جرنیل، پنڈت تاجدار
آگ میں خود کو جلانے کے لئے
جس طرح پروانے بے خوف و خطر
یونہی یہ جودھا اچھلتے کودتے
آپ کی خونیں زبانیں چار سو
ہر دہان آتش افشاں آپ کا
نور سے عالم تپائے آپ نے

اب نظر آتا نہیں مجھ کو مفر
چھا رہا ہے میرے دل پہ اضطراب
ساری کائنات کی پشت و پناہ
مجھ پہ ہو جائے عنائت کی نگاہ!
محشرستاں ہے دہان بیکراں
وہ بہادر جن پہ دنیا کو ہے ناز
محترم بھیشم درون اور کرن بھی
آپ کی جانب کھچے بے اختیار
آپ کے منہ میں ہیں گھستے جا رہے
اور کئی داڑھوں میں ہیں اٹکے ہوئے
بحر میں گرتے ہیں سرعت سے رواں
یہ بہادر گر رہے ہیں آپ ہی
سب یہاں ہیں بے بس و بے اختیار
اپنی ہستی کو مٹانے کے لئے
خود بخود گرتے ہیں سوزاں شمع پہ
آپ پر گرتے ہیں مٹنے کے لئے
چاٹتی ہیں اہل دنیا کا لہو
خلق کو پیہم ہے نگلے جا رہا
آسماں سب جگمگا اٹھے آپ نے

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

بس رہی ہے آپ میں ساری خلا
دیکھکر یہ شکل ناپید اکنار
آپ کیا ہستی ہیں اتنے خوفناک؟
اے زمین و آسماں کے بادشاہ!

آپ ہیں کون و مکاں میں ہر جگہ
مجھ کو نظر آتی نہیں جائے قرار
کیجئے ظاہر مجھ پر اپنی ذاتِ پاک
مہرباں ہو کر مجھے دیجئے پناہ"

"میں مجسّم فنا ہوں"

یُوں ہوئے گویا سری بھگوان تب
حشر کرتا ہوں جہانوں میں بپا
میرا چکرِ شتّی چت میں ہے رواں
گو نہ تو اس جنگ میں ہو تیغ راں
لشکروں کے تیغ راں صف شکن
ان میں سے کوئی بھی بچ سکتا نہیں
زندگی تیری فقط محفوظ ہے
اس لئے تو اُٹھ کھڑا ہو بے خطر
فتح پا کر شادماں ہو راج کر
میں نے جو دھا مار ڈالے ہیں سبھی
درون بھیشم جیدرتھ اور کرن سے
مر چکے ہیں میرے ہاتھوں پیشتر
کوروؤں کی فوج ہوگی بے نشاں

"میں مجسم موت پُر غیظ و غضب
اہلِ دُنیا کو میں کرتا ہوں فنا
میں فنا ہی کے لئے آیا ہوں یہاں
بھاگ جائے چھوڑ کر تیر و کماں
ہر دو جانب رن میں ہیں جو نعرہ زن
یہ کہاں لے جائیں گے اپنے تئیں؟
مجھکو تیری ہی خوشی ملحوظ ہے
نام پیدا کر عدو کو جیت کر
زندگی کر عیش و راحت سے بسر
واسطہ بن جا فقط تو ظاہری
صف شکن جودھا عدو کی فوج کے
مارا نہیں مت ڈر، تو ڈٹ جا جنگ پر
فتح ہوگی تیری ارجن! بیگماں"

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ارجن

بات یہ سن کر شری بھگوان کی / شیر دل ارجن پہ ہیبت چھا گئی

سرنگوں ڈرنے لگے بعجز و انکسار / کانپتے پرنام کرتے بار بار

وہ رُکی آواز میں گویا ہوا / کرشن جی ہر جا ہے چرچا آپ کا

آپ کے گُن ہے زمانہ گا رہا / وجد میں آکر مسرّت پا رہا

آپ بے شک مستحق ہیں مدح کے / ہم کو اُلفت لازمی ہے آپ سے

راچھسوں کو ہے مفر کی جستجو / بھاگتے پھرتے ہیں ڈرتے چارسو

سامنے سدّھوں کا ٹولا سربسر / جبہ سائی کر رہا ہے خاک پر

کیوں نہ ہو ان کو عقیدت آپ سے؟ / بندگی میں کیوں نہ ان کے سر جھکیں؟

آپ برہما سے بھی ہیں بالا نشیں / اوّلیں علّت ہیں آپ افضل تریں

بے بدل بے انتہا اور لافنا / آپ ہیں سب دیوتوں کے دیوتا

آپ ہیں دُنیاؤں کی آرامگاہ / آپ کائنات کے ہیں بادشاہ

آپ ہی کی ساری قدرت پر ہے چھاپ / آپ ہست و نیست ہیں سب کچھ ہیں آپ

جو بھی ہیں قدرت کے اندر طاقتیں / ابتدا پائی انہوں نے آپ میں

عالموں کی آخری پشت و پناہ / آپ کا اعلےٰ تریں ہے عز و جاہ

بس رہی ہے آپ میں سب کائنات / بیکراں ہے آپ کی بے لوث ذات

چاند سورج آپ ہیں ارض و سما / آپ ہیں کال آپ ہی آگ اور ہوا

باپ دادا اور نگڑدادا ہیں آپ / ساری کائنات کے مبدا ہیں آپ

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

آپ کے آگے ہوں جھکتا بار بار
آرزو دل میں ہے ہو کر منکسر
شش جہت میں کارفرما آپ ہیں
دیکھتا ہوں ہر جگہ میں آپ کو
آپ کے زیرِ نگیں ہیں سب جہاں
آپ کے بل کی نہیں کچھ انتہا
آپ کی ہستی سے تھا لاعلم میں
آپ کی عظمت سے رہ کر بے خبر
کر کے "بھاؤ" "دوست" بھائی کرشن جی
اس میں تھا میری جہالت کا قصور
جلوت و خلوت میں اُٹھتے بیٹھتے
میں نے گستاخی ہو کی گر آپ سے
جو بھی دُنیا میں ہیں ساکن اور رواں
رہبر داستا دِ کامل آپ ہیں
آپ کا ممکن نہیں ہمسر کوئی
جیسے کوئی یار اپنے یار کو
بخشتا ہے جسطرح بیٹے کو باپ
آپ کے چرنوں پہ رکھتا ہوں میں سر
میں نے دیکھی ہے وہ صورت آپ کی

آپ کو پرنام ہو میرا ہزار
آپ کو پرنام ہی کرتا رہوں
حاضر و غائب ہیں ہر جا آپ ہیں
ہر طرف سے آپ کو پرنام ہو
آپ سب کچھ ہیں مکیں ہیں اور مکاں
پار سب حدّوں سے ہے بل آپ کا
دہر میں جو کچھ بھی ہے وہ آپ ہیں
آپ کو اک دوست اپنا جان کر
غلطی کرتا رہا ہوں میں بڑی!
میری نادانی تھی الفت کا قصور
کھاتے پیتے چلتے ہنستے کھیلتے
میری ان نادانیوں کو بخشیے
آپ اُن کے باپ ہیں روح رواں
بے بدل پوجا کے قابل آپ ہیں!
آپ سے برتر ہو پھر کیونکر کوئی؟
جس طرح طالب کوئی دلدار کو
بخشئے لطف و کرم سے مجھ کو آپ
کیجئے مجھ پر عنایت کی نظر
جو کسی نے بھی نہ ہو دیکھی کبھی

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

میں ہوں شاداں گو ہے دل گھبرا گیا
تن میں ہیبت سے ہے لرزہ آگیا

اس لیئے اے دیوتاؤں کے مفر!
شکل عالمگیر یہ اب چھوڑ کر

مکٹ پہنے ہاتھ میں چکر لیئے
اپنی پہلی شکل پھر دکھلائیے

اے زمین و آسماں کے بادشاہ!
آخری سب اہل دنیا کی پناہ!

آپ پہلی شکل میں ہوں جلوہ گر
شکلِ انسانی میں پھر آئیں نظر"

بھگوان

لب کشائی کی سری بھگوان نے
"بیر! میں نے ازروئے شفقت تجھے

یوگ کی طاقت سے کر کے آشکار
ہے دکھائی شکلِ ناپیدا کنار

نور سرتا سر جہانوں میں وسیع
لازوال و بے بدل بے حد رفیع

جو کسی انسان نے دیکھی نہیں
تجھ کو دکھائی ہے یہ بارِ اولیں

وید کے پڑھنے سے یگیہ اور دان سے
سخت تپ سے شاستر کے گیان سے

کوئی اس پیکر کو پا سکتا نہیں
دیکھنے کی تاب لا سکتا نہیں

اس ڈراؤنی شکل کو تو دیکھ کر
خوف مت کھا وہم دل کر درگذر

وجہ کوئی خوف کھانے کی نہیں
دیکھ پھر یہ میری شکلِ اولیں

دور کر دے دل سے سارے وسوسے
اور خوش ہو دل کے اطمینان سے"

کرشن جی نے اتنا ارجن سے کہا
اور پہلی شکل کو ظاہر کیا

ڈر دلِ ارجن سے سب جاتا رہا
اور وہ یوں بھگوان سے گویا ہوا

"آپ کا انسانی پیکر دیکھ کر
ہو گیا ہے دور میرے دل کا ڈر

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ہٹ گیا ہے میرے دِل سے انتشار ۔۔۔ پا لیا ہے میں نے اب صبر و قرار"

پھر سری بھگوان جی گویا ہوئے ۔۔۔ "تو نے جس پیکر کے ہیں درشن کئے

ہے بہت دشوار اس کا دیکھنا ۔۔۔ ہیں ترستے رہتے اس کو دیوتا

وید پڑھ کر یگیہ تپ اور دان سے ۔۔۔ کر نہیں سکتا کوئی حاصل اسے

اے عدو کش شہسوارِ سرفراز ۔۔۔ ایسے درشن کا فقط بھگتی ہے راز

آرزو ہے تجھکو پانے کی جسے ۔۔۔ اس کو میرا بھگت بننا چاہیئے

وہ کہ جس کے دِل میں ہے میری طلب ۔۔۔ نذر کرتا ہے مجھے افعال سب

چھوڑ دیتا ہے جو ترغیبات کو ۔۔۔ بغض و نفرت سے بُرے جذبات کو

بھگت بن جاتا ہے میرا جو بشر ۔۔۔ محو ہو جاتا ہے مُجھ میں سربسر

مجھ سے ہم آغوش ہو جاتا ہے وہ
اور سرورِ سرمدی پاتا ہے وہ"

بارھواں ادھیائے

بھگتی یوگ

سُن کر ارجن یہ پیام جانفزا ۔۔۔ کرشن جی سے اس طرح گویا ہُوا

"یوگ ہیں وہ بھگت کیا اعلےٰ ہیں جو ۔۔۔ محو رہ کر پوجتے ہیں آپ کو؟

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

یا ہیں وہ جو آپ کی پوجا کریں
"یوگ میں حاصل ہے کس کو برتری؟
یوں جواباً کرشن جی گویا ہوئے
مجھ میں رکھتا ہے جو کامل اعتقاد
وہ حقیقت جانتا ہے یوگ کی
جانتے ہیں جو مجھے بے ابتدا
دور بے حد عقل کی پرواز سے
بیکراں، قائم، اٹل، لا انتہا
گیانی جو یکسانیت کے اوج پر
رکھ کے قابو میں حواس و نفس کو
مجھ سے ہم آغوش ہو جاتے ہیں وہ
غیر مرئی میں لگاتا ہے جو من
کیونکہ مادی جسم کا قیدی ہو جو
غیر مرئی کو وہ پائے ہے محال
پر جسے رہتی ہو میری ہی طلب
یاد کرتا ہو یقیں سے مجھ کو جو
منسلک رہتا ہو مجھ سے جس کا من
اس کو بحر موت سے کرتا ہوں پار
عقل و دانش کا ہوں میں دار و مدار

لافنا اور غیر مرئی شکل ہیں؟
کونسی پوجا ہے بہتر آپ کی؟"
"راز بھگتی کا بتاتا ہوں تجھے
من لگا کر جو مجھے کرتا ہے یاد
یوگ میں حاصل ہے اس کو برتری
غیر مرئی، سرمدی اور لافنا
اور تصور کی حدوں سے بھی پرے
حاضر و ناظر جہاں میں ہر جگہ
پوجتے ہیں مجھ کو ایسا مان کر
خلق کے بہبود میں ہیں محو جو
میری ذات پاک کو پاتے ہیں وہ
کام اس یوگی کا ہے از حد کٹھن
جو مکان و وقت سے باہر نہ ہو
جو کہ ہے بالائے ادراک و خیال
نذر کرتا ہو مجھے افعال سب
محو کر کے مجھ میں اپنی ذات کو
من لگا کر میرا کرتا ہو بھجن
مجھ میں پاتا ہے وہ لافانی قرار
مجھ میں پا سکتا ہے تو امن و قرار

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ہے ارجن مجھ میں اپنا من لگا
ایسا کرنے سے تو پا لیگا مجھے
من لگا سکتا نہیں مجھ میں تو گر
مجھ کو پانے کا جتن کر یوگ سے
اس عمل کے بھی نہیں قابل تو گر
کرم یوں میرے لئے کرتا ہؤا
یہ بھی گر ممکن نہیں تیرے لئے
یوگ کی درزش سے بہتر گیان ہے
بالاتر ہے تیاگ لیکن دھیان سے
پھل کی خواہش سے وہ جب پاک ہو
جس کا دِل بغض وعداوت سے ہو پاک
دوست جو ہر ایک کا دمساز ہو
جس کا دل کبر و منی سے پاک ہو
جس کو قابو ہو حواس و نفس پر
نذر کرتا ہو مجھے افعال و دل
پاس رہتا ہوں میں ایسے بھگت کے
جو کسی طاقت سے گھبراتا نہیں
رنج اور راحت سے بالاتر ہو جو
دل میں بستا ہوں میں ایسے بھگت کے

بھینٹ میرے عقل و دانش کو چڑھا
چھوٹ جائے گا جنم اور موت سے
رہ عمل پیرا ہمیشہ یوگ پر
وقت آئے گا تو پا لیگا مجھے تو
اپنا ہر اک کرم مجھ کو نذر کر
ایک دن مکتی کی نعمت پائے گا
سعی سے کرموں کے پھل کو چھوڑ دے
گیان کی نعمت سے بڑھکر دھیان ہے
کرم کے پھل کی نہ جب خواہش رہے
شانتی ملتی ہے فوراً روح کو
جس کا دل غصہ و نفرت سے ہو پاک
لوگ سکھ پاتے ہیں جو ممتاز ہو
رنج و راحت اور خودی سے پاک ہو
ہو چکا ہو خواہشوں سے بالاتر
دل میں رکھتا ہو ارادہ مستقل
بھگت ایسا ہے بہت پیارا مجھے
جس سے کوئی خوف کچھ کھاتا نہیں
خوف اور نفرت سے بالاتر ہو جو
بھگت ایسا ہے بہت پیارا مجھے

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

جس کا دل سب خواہشوں سے پاک ہو
بالاتر رہتا ہو جو جذبات سے
جس کا دل ادراک سے بھرپور ہو
پاس رہتا ہوں میں ایسے بھگت کے
جذبۂ الفت سے بالاتر ہے جو
جس کا دل رہتا ہے غم نا آشنا
نیک و بد سے جس کو کچھ رشتہ نہیں
ہمہ تن مصروف ہے بھگتی میں جو
عزت و بے عزتی میں ایک سا
ایک سا ہو پستی و رفعت میں جو
سرد و گرم دہر میں یکساں ہو جو
مدح و ذم سے رہتا ہو جو بالاتر
یاوہ گوئی کی نہ ہو عادت جسے
خاص حلقے میں نہ سمجھے اپنا گھر
عدل و حق کی راہ پر سینہ سپر
ہمہ تن بھگتی میں جو مصروف ہو
روح پرور علم یہ پاتا ہے جو
ہو کے یکساں میری ذات پاک سے
مجھکو پانے پر وہ پاتا ہے قرار

فکر کی آلائشوں سے پاک ہو
منسلک رہتا ہو اپنی ذات سے
خواہشوں کے تیاگ میں مسرور ہو
بھگت ایسا ہے بہت پیارا مجھے
جذبۂ نفرت سے بالاتر ہے جو
جس کے دل میں کچھ نہیں بیم و رجا
لوگوں میں رہکر بھی ہے گوشہ نشیں
پیار کرتا ہوں میں ایسے بھگت کو
دوستی اور دشمنی میں ایک سا
ایک سا ہو محنت و راحت میں جو
خواہش و رغبت سے روگرداں ہو جو
دولت و افلاس سے ہو بے اثر
صبر کرتا ہو اسی پر جو ملے
نسل و قوم و ملک سے ہو بالاتر
زندگی خاموش کرتا ہو بسر
پیار کرتا ہوں میں ایسے بھگت کو
سر پہ رکھتا ہے جو اس ارشاد کو
جو یقیں سے یاد کرتا ہے مجھے
سب سے بڑھکر میں اسے کرتا ہوں پیار

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

تیرھواں ادھیائے

کھیت اور چھیترگ

جادو گل کے لال پھر گویا ہوئے
"کنتی نندن اب بتاتا ہوں تجھے
کیا ہے مطلب چھیترگ اور کھیت کا
چھیترگ اور کھیت میں ہے فرق کیا
کھیت کہتے ہیں بشر کے جسم کو
چھیترگ ہے جسم کا عالم ہو جو
چھیترگ ہیں ہوں مکیں ہر جسم کا
اس کے سب اسرار سے ہوں آشنا
چھیترگ اور کھیت کو پہچان تو
یہ ہے اعلیٰ گیان اس کو جان تو
کھیت یہ کیا چیز ہے کس قسم کا ؟
کس جگہ ہوتی ہے اس کی ابتدا ؟
اس نے پائی ہے یہ ہیئت کسطرح ؟
اپنی یہ موجودہ صورت کس طرح ؟
کون اس کے راز سے ہے آشنا ؟
اس کی کیا طاقت ہے وہ ہستی ہے کیا ؟
مختلف رنگوں میں اور پیرایوں میں
استعاروں میں کئی تشبیہوں میں
رشیوں اور منیوں نے اس مضموں پہ
منتر اور سوتر لکھے ہیں کھول کر
اس کے متعلق ہیں ملتی پوتھیاں
ہوگا لیکن مختصر میرا بیاں

کھیت کیا ہے ؟

آگ ایتھر خاک پانی اور ہوا
عقل، من، احساس اپنی ذات کا

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

مایا جس کو دیکھنا ممکن نہیں
رنج و راحت، ربط و نفرت ہر کہیں

کان، آنکھیں، ناک، چمڑا اور زبان
کرم کرنے والی پانچوں اندریاں

قوتِ احساس، ہر فعلِ حواس
باہم آنا جسم کے اعضا کا یہ اس

ق

دل کے استقلال سے کرنا عمل
جس طرح ہو مشتمل پرزوں پہ کل

جسم کے اجزا ہیں ان کو کھیت جان
جان لینا ان کا پا لینا ہے گیان

گیانی کون ہے؟

مستقل ہے جس کا عجز و انکسار
جو پہاڑوں کی طرح ہے بردبار

جس کو ایذا کا خیال آتا نہیں
جو کسی کو رنج پہنچاتا نہیں

خود نمائی اور خودی سے دور ہے
جو سکونِ ضبط میں مسرور ہے

گامزن ہے راہِ حق پر جو سدا
دوسروں کی بخش دیتا ہے خطا

اپنے رہبر کا جو سیوادار ہے
گیانیوں کا جو کفش بردار ہے

ضبط کامل ہے جسے جذبات پر
جسم کی حرکات و احساسات پر

مستقل ہے جو ہمالہ کی طرح
شدھ ہے جو آبِ گنگا کی طرح

جس میں قدرت کی طرح ہے سادگی
جانتا ہے زیست کی افتادگی

روگ اور پیری کے دکھ سے آشنا
رازِ مرگ و زندگی جس پر ہے وا

گو بدی سے آشنا ہے دور ہے
نورِ حق سے جس کا دل معمور ہے

طاقتِ باطل سے جو ڈرتا نہیں
جو بدی پر درگذر کرتا نہیں

اپنی پتنی کی ہے نسبت فرض کیا؟
بیٹے بیٹی کا ہے اس پر فرض کیا؟

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

اس پہ ذمہ داریاں گھر کی ہیں کیا؟
کیسے ہو سکتا ہے دنیا کا بھلا؟

جانتا ہے ٹھیک جو انساں یہ راز
اور عمل کرتا ہے رہ کر بے نیاز

ہو کے بندھن میں جو پھنستا نہیں
رنج و راحت کی جسے پروا نہیں

ناموافق یا موافق ہو ہوا
جس کو یکساں ہے روا و ناروا

مجھ میں رکھتا ہے جو کامل یقیں
اور کسی کا آسرا تکتا نہیں

محفلوں کی گرم بازاری سے دور
اہلِ دنیا کی دل آزاری سے دور

مست ہے جو روح کی گہرائی میں
جویا رہتا ہے مرا تنہائی میں

رہنمائی کو جسے کرتا ہے یاد
روح کا کرتا ہے مجھ سے اتحاد

جائزہ لیتا ہے اپنی روح کا
دیکھتا ہے روح کے اندر سدا

جو سدا سنتا ہے آوازِ ضمیر
اور عمل کرتا ہے اس پہ ناگزیر

اس کے دل میں معرفت کا نور ہے
وہ جہالت سے بلند اور دور ہے

برہم کیا ہے؟

جاننے سے جس کو مل جائے نجات
جاننے لائق ہے وہ کیا پاک ذات؟

برہم ہے وہ سرمدی اور لازوال
غیر مرئی اور بالائے خیال

ہم اسے "موجود" کہہ سکتے نہیں
"نیست و نابود" کہہ سکتے نہیں

اس کی آنکھیں اور منہ ہیں ہر جگہ
ہر جگہ پھیلے ہیں اس کے دست و پا

ہر جگہ سنتا ہے ہر آواز وہ
جانتا ہے دل کے مخفی راز وہ

بیکراں لا انتہا اور لافنا
ہر جگہ دنیا میں ہے پھیلا ہوا

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ہر کس و ناکس سے برتر اور جدا
سب کے اندر وہ ہے یکساں بس رہا

عقل سے ہے دور ساکن اور رواں
وہ لطافت میں ہے یکتا اور نہاں

وہ بہت ہی سوکشم باریک ہے
ہر جگہ — وہ دُور اور نزدیک ہے

وہ ہے لامحدود اور محدود میں
اسی کی حرکت ہے ہست و بود میں

گو عناصر میں وہ بٹ سکتا نہیں
گو کبھی بڑھ اور گھٹ سکتا نہیں

وہ ہے ہر ہستی کے تار و پود میں
کار فرما ہے وہ ہست و بود میں

چارہ گر انسان اور حیوان کا
مرکز و محور ہے ہر ذی جان کا

اسی سے پاتی ہے حرکت کائنات
ہے اسی کے ہاتھ میں موت و حیات

تیرگی سے بالاتر اور دور ہے
پاک و اطہر، نیّروں کا نور ہے

علم ہے وہ علم کا چشمہ ہے وہ
علم ہی سے پایا جا سکتا ہے وہ

نشۂ مے ہے وہ پھولوں کی مہک
ابر کا پانی ہے بجلی کی چمک

نور پاتا ہے اسی سے ہر مشام
ہر دلِ جاندار ہے اس کا مقام

روح اور مادہ

کہیے کیا ہے جاننے لائق ہے کیا؟
گیان کیا ہے؟ میں نے تجھ سے کہہ دیا

درجہ اونچا ہے بہت اس گیان کا
مجھ کو پانے کا یہی ہے راستا

جب نہ تھا کائنات پر طاری جمود
روح اور مادہ کا تھا تب بھی وجود

آخر و انجام سے ناآشنا
دونوں ہی رکھتے نہیں یہ ابتدا

مادہ رہتا ہے ہمیشہ بے ثبات
اسی سے ہوتی ہیں پیدا سب صفات

صورتیں اور گوناگوں تبدیلیاں — قدرت مادہ سے ہوتی ہیں عیاں
ابتدا پاتی ہیں مادے سے صفات — اسی سے ہے اختلاف کائنات
یہ سبب ہے علت و معلول کا — جیو ہر سکھ دکھ کا لیتا ہے مزا
جیو ہے مادے کے اندر جاگزیں — اس میں گو آمیزش مادہ نہیں
رہتا ہے جب تک یہ پابند حیات — کام میں لاتا ہے مادے کی صفات
اس تعلق کی بدولت آتما — جسم تو پاتا ہے اچھا یا برا
جسم کے اندر ہے رہتا جاگزیں — جسم کی اس میں گو آلائش نہیں
جسم کی حرکت کا اس پر انحصار — زندگی کا ہے یہی دار و مدار
"بھوگنے والا" ہے راجہ جسم کا — ہے وہی پرمیشور اور پرماتما
رغبت و ترغیب دیتا ہے وہی — جسم کی کشتی کو کھیتا ہے وہی
پرورش ہے کرتا رہتا جسم کی — شاہد کل مالک کل ہے وہی تو

برہم سے ملاپ

روح کو جو اس طرح ہو جانتا — اصل مادہ سے ہو جو یوں آشنا
پاپ اور پن کو سمجھتا ہے وہ ٹھیک — دھرم کے کاموں میں ہوتا ہے شریک
وہ جنم پاتا نہیں بار دگر — دہر میں آتا نہیں بار دگر
بعض اپنے آتما کی آنکھ سے — آتما کو دھیان سے ہیں دیکھتے
کوئی اس کو دیکھتا ہے گیان سے — کوئی اس کو دیکھتا ہے دھیان سے
دیکھتا ہے گیان کے بل سے کوئی — اور مدد لیتا ہے کوئی کرم کی

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ان طریقوں سے کئی نا آشنا
اور یقیں دل میں اٹل رکھتے ہوئے
موت کی حد کو وہ کر جاتے ہیں پار
روح اور مادے میں جب ہوتا ہے میل
دہر میں جو کچھ ہے ساکن اور رواں
ذرّے ذرّے میں نہاں وہ لافنا
راز اتنا ہو گیا جس پر عیاں
دیکھتا ہے جو پربھو کو ہر جگہ
وہ سدا سنتا ہے آوازِ ضمیر
گھات کر سکتا نہیں وہ روح کا
کرم ہے قدرت ہی کرتی ہر جگہ
اس لئے جو جانتا ہے مانتا
وہ حقیقت میں ہے حق کا راز داں

سن کے ہی کیا ذات ہے پرماتما
دھیان دے کر یاد کرتے ہیں اسے
برہم سے ہوتے ہیں آخر ہمکنار
باغِ قدرت میں ہے آتی ریل پیل
سب اسی رشتہ سے ہوتا ہے عیاں
ناہیوں میں بس رہا ہے ایک سا
ذاتِ حق کا ہو گیا وہ راز داں
ہر کس و ناکس میں حاضر ایک سا
اس کا دل ہے صاف شستہ اور منیر
شاہراہِ حق پہ چلتا ہے سدا
جس بشر کو علم ہے اس بات کا
کرم کرنے سے بری ہے آتما
صورتِ مہر اس کا دل ہے ضو فشاں

ایشور کی ایکتا

گو الگ ہستی ہے ہر جاندار کی
"ایک" ہی میں قائم ہیں ساری ہستیاں
پھول پھل پتّوں کی جڑ ہے "ایک" ہی
اس حقیقت سے ہوا جو آشنا

منبع و مبدا ہے سب کا ایک ہی
جس طرح اک پیڑ کی ہوں پتّیاں
گوناگوں شکلوں میں ہے "اک" زندگی
برہم کے نروان کو وہ پا گیا

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ق

سب گنوں سے بالاتر ہے آتما — جسم کے اندر بھی وہ رہتا ہوا

کرم سے رہتا ہے دائم بالاتر — کوئی شے اس پر نہیں کرتی اثر

ہر جگہ پھیلا ہوا بھی سربسر — جوں لطیف ایتھر ہے رہتا بے اثر

جسم کے اندر یونہی جیو آتما — جسم سے ہے بے لگاؤ اور جدا

جس طرح دنیا میں مہرِ ضوفشاں — جگمگا دیتا ہے سب کون و مکاں

آفتابِ علم سے عالم یونہی ہو — جان و دل کو بخشتا ہے روشنی

راز گہرے چھیتر اور کھیتر کے — جس پہ روشن ہو گئے وا ہو گئے

گیان جو رکھتا ہے کیسے ذی حیات — مادے کے بندھن سے پاتا ہے نجات

برہم کے نروان کو پاتا ہے وہ — برہم کی ہستی میں مل جاتا ہے وہ

چودھواں ادھیائے

مادہ کے تین گُن

قدرت جائے پیدائش ہے میں اس میں بیج گراتا ہوں
اور ظاہر ہوتے ہیں دنیا میں مخلوقاتِ گوناگوں

جو بھی جاندار ہے دنیا میں ہوتا ہے قدرت سے پیدا
سب زندگی مجھ سے پاتے ہیں میں باپ ہوں ساری خلقت کا

ست، رج اور تم یہ تینوں گن ہوتے ہیں مادے سے پیدا

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

رکھتے ہیں روح لافانی کو فانی جسم سے وابستہ

ست گُن بے لوث ہے پاکیزہ نورانی اور صحت دہ ہے
ہے کھینچتا گیان کی جانب یہ فرحت وہ ہے راحت دہ ہے

رج صورت شہوت رکھتا ہے رج ہے بنیاد حرص و ہوا
کرموں کی طرف کرتا ہے کشش ہے ڈالتا کرموں کا پھندا

تم ہے بنیاد جہالت کی انسان کو یہ بہکاتا ہے
موہ اس سے پیدا ہوتا ہے یہ سُستی تن میں لاتا ہے

غافل ہے بناتا انساں کو تم ڈھک کر گیان کو رکھتا ہے
رج کرم کا لالچ دیتا ہے ست سُکھ کا دینے والا ہے

ان میں سے دو جب دب جائیں تو تیسرا غلبہ پاتا ہے
ست رج اور تم کا زور گھٹانے بڑھنے پر ہی آتا ہے

جب جسم کے سارے دروازوں پر گیان کی جیوتی روشن ہو
ست غلبہ پاتا جاتا ہے تم اور رج بڑا ایسا سمجھو

جب رج کا غلبہ ہوتا ہے پیدا حرص و ہوا
کرموں میں پھنسا رہتا ہے بشرے میں ہے رہتا دل ان کا

جب تم کا غلبہ ہوتا ہے ہوتی ہے جہالت کی حالت
تب ہوتی ہے موہ کی پیدائش بڑھتی ہے سُستی اور غفلت

انساں چھوڑے گر جسم اپنا جب ست کا ہو زور و غلبہ
جو انتم گیانی پاتے ہیں حاصل کرتا ہے وہ درجہ

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

رج میں مرنے پر لیتا ہے وہ دنیادار انساں کا جنم
تم کے غلبہ میں مرنے پر لیتا ہے وہ حیواں کا جنم

جب گیان سے کام کرے کوئی وہ روح کی راحت پاتا ہے
لالچ سے کرم جو کرتا ہے اس کا دُکھ بڑھتا جاتا ہے
جتنا وہ عمل سے دُور رہے اتنی ہی جہالت بڑھتی ہے
سُستی غفلت لاپروائی اور جھوٹی محبّت بڑھتی ہے

زوال کی رہ پر بڑھتے ہیں ست گن رکھنے والے گیانی
رج گُنی جنمتے مرتے ہیں تمگُنی ہیں پاتے نیچ گتی ہو
ان گنوں سے بالاتر ہوں میں نہیں ان سے الگ کوئی علت
یہ راز سمجھ جاتا ہے جو وہ مجھ میں پاتا ہے راحت

کوئی گیانی جب ان تینوں گنوں سے بالاتر ہو جاتا ہے
موت اور بڑھاپے کے دُکھ سے وہ چھوٹ کے مجھ کو پاتا ہے

ارجن

ان تینوں گنوں سے پار ہو جو وہ کیسے جانا جاتا ہے؟
کیا اس کے خصائل ہوتے ہیں؟ وہ کیسے یہ درجہ پاتا ہے؟

بھگوان

کرموں سے گیان سے موہ سے کچھ جس کو نہ ہو نفرت یا رغبت
ان کے ہونے یا نہ ہونے پر پہنچے نہ جسے رنج و راحت
جو دیکھتا ہو ہر گُن کا عمل پر رہتا ہو اس سے بالاتر

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

جس کا دل ڈانوا ڈول نہ ہو ہر حال میں جو رہتا ہو منخمر
رہتا ہو ایک سا دُکھ سُکھ میں جس کے دل میں ہو اطمینان
پتھر اور زر کے ٹکڑوں کو دیتا ہو جو وقعت یکساں
اچھی یا بُری چیزوں سے جو رکھتا نہ ہو رغبت یا نفرت
پروا نہ جسے اس بات کی ہو تعریف ہے ہوتی یا غیبت
جس کو نہ ہتک سے رنج ہو کچھ جس کو نہ ہو عزت کی پروا
جو یکساں نظر سے دیکھتا ہو سب کو ہوں اپنے یا اعدا
جس نے ہوں ترک کئے یکسر ٹنٹے سارے اچھے یا بُرے
وہ گیانی سدا جو یکساں ہے ہو جاتا ہے تینوں گنوں سے پرے
جو پوجتا ہو بھگتی سے مجھے حاصل ہو یوگ جسے کامل
بالاتر ہو کے گنوں سے وہ بنتا ہے مکتی کے قابل
اور ہیں مکتی کا مسکن ہوں میں ہی امرت کا ساگر ہوں!
مسکن ہوں انادی دہرم کا میں سکھ اور راحت کا ساگر ہوں!

پندرھواں ادھیائے

کائنات کا درخت

رہتی ہے گو اس کی صورت بے ثبات	اک درختِ لافنا ہے کائنات

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ویدِ اقدس اس کے پتّے پتّیاں
ٹہنیاں اس کی ہیں نیچے کو جھکیں
ہر طرف پھیلی ہیں اس کی کونپلیں
اس کی یہ نشو و نما کی خوبیاں
اس کی نازک ڈالیاں ہیں خوشنما
دل کو کرموں میں جکڑتی ہیں جڑیں
یہ شجر ہے اک سراپا انجمن
راز اس کا وا ہو جس انسان پر
ہر جگہ پھیلا ہوا ہے بیکراں
اس کی گہرائی کو پانا ہے محال
یہ شجر کوئی بنا رکھتا نہیں
ہے ازل کے بھی ازل میں جاگزیں
اس لئے انسان کو یہ چاہیئے
بیخ ہی سے اس شجر کو کاٹ کر
اُس قدیمی ذات میں ڈھونڈے پناہ
وہ جسے پانے سے ملتی ہے نجات
روح کر لیتی ہے جب حاصل اُسے
موہ کے پھندے سے جو آزاد ہو
رنج و راحت کا اثر جس پر نہ ہو

دلکشی رکھتا ہے کیا اس کا سماں!
اور جڑیں لمبی ہیں اوپر کو اٹھیں
ہر طرف ژولیدہ ہیں اس کی جڑیں
اس کی فطرت میں ازل سے ہیں نہاں
کونپلیں ہیں دلفریب اور دلربا
دور اور نزدیک اس کی ہیں جڑیں
باس سے لبریز اک رنگیں چمن
معرفت کے نور سے ہے بہرہ ور
ماہیّت اس کی ہے اک رازِ نہاں
ماہیّت اس کی ہے بالائے خیال
ابتدا اور انتہا رکھتا نہیں
کوئی اس کی جڑ کو پا سکتا نہیں
کارگر بیراگ کی تلوار سے ہو
گا مزن دائم ہو حق کی راہ پر
جس کی ماہا کی ہے دنیا جلوہ گاہ
وہ کہ جو ہے چشمۂ آبِ حیات
چھوٹ جاتی ہے جنم اور موت سے
روح کی گہرائی میں جو شاد ہو
خودی جس کے دل میں رتّی بھر نہ ہو

पुस्तकालय
गुरुकुल कांगड़ी

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

پا لیا ہو قلب کا جس نے سکوں
خواہشوں سے پاک ہو جن کا دروں
راہِ لافانی پہ ہے وہ گامزن
ازلیت اور ابدیت اس کا وطن!
جلوہ گر ہوتا نہیں واں آفتاب
ہے وہ جا محرومِ نورِ ماہتاب
بے نشاں ہیں خاک اور آتش وہاں
واں زمین و آسماں ہیں بے نشاں
عارفوں کی آخری جائے قیام
میرا مسکن ہے یہی اعلےٰ مقام
واں پہنچ کر واپسی ممکن نہیں
پھر جنم لیتا نہیں واں کا مکیں
مایا میں مخفی بشکلِ زندگی
ہر کس و ناکس میں ہے میری کنی
اندریوں اور من کو کرتا ہوں کشش
مجھ ہی سے قائم ہے ان کی کشمکش
جسم میں رہنے کو جب آتا ہوں میں
ساتھ ان ہر شش کو بھی لاتا ہوں میں
جسم کو جب چھوڑ کے جاتا ہوں میں
ساتھ ان ہر شش کو لے جاتا ہوں میں
ساتھ جاتے ہیں مرے من اور حواس
جوں ہوا کے ساتھ اُڑ جاتی ہے باس
جزو اک میرا ہے مالک جسم کا
اندریوں سے کام لیتا ہے سدا
کھال اور آنکھوں سے یہ لیتا ہے کام
ناک اور کانوں سے یہ لیتا ہے کام
کام من سے ہر گھڑی لیتا ہوا
فرض ادا کرتا ہے احساسات کا
جسم کو جب چھوڑ کر جاتا ہے یہ
جسم میں رہنے کو جب آتا ہے یہ
اندریوں کو کام میں لاتا ہے جب
لطف محسوسات کا پاتا ہے جب
دیکھ لیتے ہیں اسے عاقل ہیں جو
بےخبر رہتے ہیں پر جاہل ہیں جو
جن کی آنکھیں ہی نہیں دیکھیں وہ کیا
کیف پرور جلوہ میرے نور کا!
جو ہیں یوگی وہ جتن کرتے ہوئے
اپنے اندر دیکھ لیتے ہیں مجھے

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

جاہلوں کو ہیں نہیں آتا نظر
جاہلوں سے میری صورت ہے نہاں
ملتی ہے سورج کو مجھ سے روشنی
میری ہی بخشش ہے گرمی آگ کی
خلق کو سورج ہیں میری روشنی
ہو کے داخل خاک میں اس کی ضیا
خرمن و انبار اسی کے دم سے ہیں
چاند کی سیمیں شعاعیں جانفزا
پرورش پاتی ہیں ان سے سبزیاں
ہر جگہ دنیا میں ہے آسن مرا
زیست کی آتش ہوں اس کا سانس ہوں
زندگانی کی حرارت مجھ سے ہے
نور پاتا ہے مجھی سے ابتدا
چاروں ویدوں کا ہوا مجھ سے ظہور
ہر جگہ ویدوں میں ہے میرا بیاں
دہر میں ہیں ہستیاں دو قسم کی
صورتیں سب ہیں تغیر آشنا
لازوال و لافنا اور دائمی ہو
فانیوں سے وہ پرے ہے بالاتر

اندھا کیسے نور سے ہو بہرہ ور؟
کوششیں جاتی ہیں ان کی رائیگاں
روشنی پاتا ہے مجھ سے چاند بھی
میں نے دی ہے نیّروں کو روشنی
بخشتی ہے زندگی کی تازگی
گل کھلاتی ہے زمیں پر جابجا
گلشن و گلزار اسی کے دم سے ہیں
پودوں کو ہیں بخشتی نشو و نما
پھولتے پھلتے ہیں بوٹے بوٹیاں
ہر دل جاندار ہے مسکن مرا
میرے دم سے جسم میں پھرتا ہے خون
قوّتِ احساس و حرکت مجھ سے ہے
مجھی میں ہوتی ہے اس کی انتہا
علم کا پھیلا جہاں میں مجھ سے نور
جاننے لائق ہوں ان کا راز داں
ایک فانی دوسری ہیں دائمی ہو
ان سے پرے ہے بالاتر پرماتما
تینوں لوکوں کا سہارا ہے وہی
بالاتر لافانیوں سے ہے امر

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ہوہ سے آزاد ہو کر جو بشر ۔ جانتا ہے مجھ کو سب سے اعلےٰ تر
اس کا دل ہے پاک سب شبہات سے ۔ وہ ہے واقف میری اعلےٰ ذات سے
مجھ میں رکھتا ہے وہ کامل اعتقاد ۔ اس کو کر دیتی ہے بیخود میری یاد
اے بہادر! پاپ سے ناآشنا! ۔ راز جو تجھ پر ہے میں نے وا کیا
شمع نورانی ہے یہ پا کر اسے ۔ فرض انساں ہے رہِ حق پر چلے
بے غرض کرتا رہے دائم عمل ۔ اور بنائے زندگی اپنی سپھل

سولھواں ادھیائے

دیوتا کون ہے؟

پاک جس کا دل ہے پاکیزہ دروں ۔ پا لیا ہے روح کا جس نے سکوں
خوف سے ناآشنا ہے جس کا دل ۔ وہ جو ہے علم و عمل میں مستقل
جو بسر کرتا ہے تپ کی زندگی ۔ وہ جسے حاصل ہے دل کی سادگی
جو کسی کو دکھ نہیں دیتا کبھی ۔ سوچتا ہے ہر کسی کی بہتری
رحم کرتا ہے جو ہر جاندار پر ۔ زندگی جس کی ہے خدمت سربسر
وہ کہ جو خلقت کا خدمتگار ہے ۔ وہ کہ جس کی زندگی ایثار ہے
پا لیا ہے ضبط جس نے نفس پر ۔ طیش سے جو ہو گیا ہے بالاتر
وہ کہ مظلوموں کا ہے جو پاسدار ۔ اپنا تن من دھن ہے کر دیتا نثار

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

وہ اور نفرت سے بالاتر ہے جو
حرص اور غیبت سے بالاتر ہے جو

وید کو پڑھتا عمل کرتا ہوا
راہِ حق پر گامزن ہے جو سدا

وہ کہ جس کا دل ہے محرومِ غرور
دوسروں کا بخش دیتا ہے قصور

جو وسیع القلب ہے اور بُردبار
موجزن ہے جس کے دل میں انکسار

ظاہر و باطن ہے جس کا ایک سا
قابلِ عزّت ہے وہ اک دیوتا

راکشش کون ہے؟

وہ ہے جس کی زندگی مکر و ریا
ظلم کرتا جو سمجھتا ہے روا

جو سدا ہے در پئے غارتگری
جو گھمنڈی ہے شکارِ خودسری

جو ہے جاہل اور غصّے کا غلام
نفس جس کا دوڑتا ہے بے لگام

راکشش ہے بد ہے وہ شیطان ہے
حق کے دشمن کی یہی پہچان ہے

پاک و اعلےٰ دیوتاؤں کی صفات
بخشتی ہیں سکھ دلاتی ہیں نجات

سیرتِ بد سے نہیں ملتی خوشی
اس سے پا سکتا نہیں مکتی کوئی

کام کیا ہے کردنی ممنوع کیا
بد ہے اس تفریق سے ناآشنا

کچھ اسے پروا نہیں اخلاق کی
لفظِ مہمل ہے اسے پاکیزگی

حق سے بیگانہ ہے وہ باطل پرست
وہ جہالت میں سدا رہتا ہے مست

کہتا ہے وہ "کچھ نہیں پرماتما
روح مادہ سے نہیں ہوتی جدا

جھوٹ ہے دنیا حقیقت سے ہے دور
مادہ و نر سے ہوا اس کا ظہور

اس لئے شہوت پرستی کے سوا
اور کیا اس کی ہے ہو سکتی بنا؟"

یہ جہالت ہے عقیدہ پُر خطر
مالک ایسی رائے کا ہے فتنہ گر

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

رہبر گمراہ دشمن خلق کا
وہ دکھاتا ہے فنا کا راستا

نفس امارہ ہے اس کا بے لگام
مست شہوت ہے سدا وہ تشنہ کام

خود نما و خود سر و خود بیں ہے وہ
خرمن ظلمت کا خوشہ چیں ہے وہ

وہ جہالت سے ہے رہتا ہمکنار
اس لئے بدیوں کا ہوتا ہے شکار

فرق نیک و بد سے وہ ناآشنا
خواہش بد میں ہے رہتا مبتلا

دل میں رکھتا ہے تمنائیں ہزار
عیش و عشرت ہے سدا اسکا شعار

لطف احساسات اٹھانے کے لئے
نفس کی آتش بجھانے کے لئے

زر کمانے میں لگا رہتا ہے وہ
ذلتیں اور مشکلیں سہتا ہے وہ

پاپ وہ کرتا ہے زر کے واسطے
جیتا اور مرتا ہے زر کے واسطے

مال و زر اس کے لئے ہے دیوتا
کوشش انساں کا واحد مدعا!

روح کی لذات سے ناآشنا
یہ مہامنتر وہ رٹتا ہے سدا

"زندگی ہے زر کمانے کے لئے
کھانے پینے عیش اڑانے کے لئے

"آج اتنا مال و زر ہے میرے پاس
اس قدر پانے کی ہو سکتی ہے آس

"آج یہ امید بر آئی مری
اور وہ بھی ایک دن بر آئے گی

"کرلیا ہے میں نے اس دشمن کو زیر
کل اسے کردوں گا اک مٹی کا ڈھیر

"چومتی ہے پاؤں میرے لکشمی
عیش و عشرت کی ہے میری زندگی

"نعمتیں مجھ کو میسر ہیں سبھی
راحتیں مجھ کو میسر ہیں سبھی

"صاحب ثروت ہوں با اقبال ہوں
مالک و مختار ہوں خوشحال ہوں

"سطوت و طاقت میں لاثانی ہوں میں
شہرت و عزت میں لاثانی ہوں میں

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

"ماہ طلعت ہوں میں عالی خانداں
سر جھکاتا ہے مجھے سارا جہاں

"کون کر سکتا ہے مجھ سے سرکشی ؟
کون کر سکتا ہے میری ہمسری؟

"یگیہ کرتا دان میں کوشاں سدا
کر کے دنیا کا بھلا سکھ پاؤں گا"

یہ ہے نافہمی جہالت کا ہے کام
شیوۂ باطل، ضلالت کا ہے کام

مایا کے بندھن میں وہ جکڑا ہوا
خواہشوں ہی میں ہے رہتا مبتلا

لطفِ احساسات پانے میں مگن
پاپ کے رستے پہ ہے وہ گامزن

اپنی نادانی کا پھل پاتا ہے وہ
نرک میں بل سر کے گر جاتا ہے وہ

خود پسند و خود نما و خود پرست
نشۂ طاقت میں وہ رہتا ہے مست

یگیہ کرتا ہے دکھانے کے لئے
دولت و شہرت کمانے کے لئے

وید کے فرماں سے ہے یہ سرکشی
قدر و قیمت کیا ہے ایسے یگیہ کی

ہم اسے ایثار کہہ سکتے نہیں
بے غرض کردار کہہ سکتے نہیں

مستِ شہوت، بدزباں اور خودپسند
نشۂ طاقت میں ہو کر سربلند

وہ نہیں کرتا بزرگوں کا ادب
بے نواؤں پر وہ ڈھاتا ہے غضب

حق پرستوں سے ہے رکھتا دشمنی
میرے فرماں سے ہے کرتا سرکشی

بغض و نفرت ہے اسے میرے خلاف
مجھ سے رہتا ہے وہ سرگرمِ مصاف

مجھ سے - جو ہر جسم میں موجود ہے
مجھ سے - جو مختارِ ہست و بود ہے

ایسے نیچ اور کینہ ور انسان کو
رحم سے محروم بد ایمان کو

زیر دستوں پر غضب ڈھاتا ہے جو
بے بسوں کے دل کو تڑپاتا ہے جو

قالبِ ناپاک دیتا ہوں سدا
واجبی دیتا ہوں میں اس کو سزا

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

قالب پاک پاکر بار بار | راہِ حق سے دور ہٹتا نابکار
تعرِ لپیتی میں پھسل جاتا ہے یوں! | اپنے کرموں کی سزا پاتا ہے یوں!

نرک کے تین در

غُصّہ لالچ اور شہوت کی صفات | روح کُش ہیں مانعِ راہِ نجات
پُرکشش تینوں یہ در ہیں نرک کے | ہر بشر ان سے پرے ہٹ کر رہے
دور رہتا ہے جو ان جذبات سے | وہ بھلا کرتا ہے اپنی ذات سے
منزلِ مقصود کی جانب رواں | پائے گا مُکتی وہ ہوگا شادماں
چھوڑ دیتا ہے جو رستہ وید کا | عیش و عشرت میں ہے رہتا مُبتلا
وہ کمالِ روح پا سکتا نہیں نر | خود کو گرنے سے بچا سکتا نہیں
پا نہیں سکتا وہ روحانی سرور | منزلِ مقصود سے رہتا ہے دور
اس لئے دل سے مٹا کر سب بھرم | وید کی رہ پر بڑھاتا جا قدم

وید کے احکام نادی ہیں اٹل
جان انہیں ان کے مطابق کر عمل

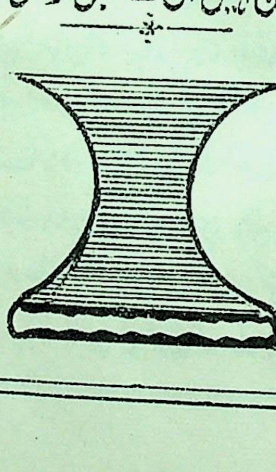

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

سترھواں ادھیائے

ارجن

شاستر کے حکم کی پروا نہ کچھ کرتا ہوا
اعتقادِ دل سے کرتا ہے جو فرض اپنا ادا
مجھ کو بتلاؤ کہ وہ ہے ستگنی یا تمگنی ؟
اس کی حالت ساتوک ہے راجسی یا تامسی؟

بھگوان

اے بہادر! تین قسموں کا ہے ہوتا اعتقاد
ہر بشر رکھتا ہے کچھ ناقص یا اچھا اعتقاد
عادتوں سے بنتا اور ہوتا ہے پختہ اعتقاد
جیسا یہ ہو ویسی ہی بنتی ہے انساں کی نہاد
حق کے متلاشی ہیں رہتے لوگ جو ہیں ست گنی
پاپ راچھس کی طرح کرتے ہیں جو ہیں راجسی

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

تامسی ہے وہ جو رہتا ہے جہالت میں سدا
ضائع اپنی زندگی کرتا ہے غفلت میں سدا
شاستر اور وید کے احکام کو جو توڑ کے
سخت تپ کرتے ہیں ایذا جسم کو دیتے ہوئے
دُکھ ہیں دیتے مجھ کو جو ہے ان کے دل میں جاگزیں
وہ ہیں ناداں اور گھمنڈی، آسُری ان کا یقیں
جسم کو ایذائیں دینا تپ ہے کیا؟ ہرگز نہیں
مانتا ہے حکم کیا یہ وید کا؟ ہرگز نہیں
یہ ہے پاکھنڈ اور دھوکا، خودنماؤں کا ہے کام
ایسا تپ کرتے ہیں اکثر نفس کے جو ہوں غلام

غذا

ست گنی کھانا ہے وہ کھانا جو صحت بخش ہو
عمر اور طاقت بڑھے جس سے جو راحت بخش ہو
راجسی کھاتا ہے کھانے تیز گرم اور چٹ پٹے
ترش کھاری خشک، جن سے رنج و بیماری بڑھے
تامسی لوگوں کو آتی ہے پسند ایسی غذا
جو ہو بدبودار جوٹھی، باسی گندی، بدمزا

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

یگیہ

ساتوک ہے یگیہ وہ جو ہو غرض سے بالاتر
جو کیا جائے ودھی سے فرضِ اعلیٰ مان کر
راجسی یا راجھسی کہتے ہیں ایسے یگیہ کو
جس کا مقصد ہو نمائش جس میں خواہش پھل کی ہو
تامسی ہے یگیہ جس میں تیاگ اور شردھا نہ ہو
بن ودھی، جس کا ہو مقصد پورا کرنا رسم کو

تپ

جو کسی کے جسم کو تکلیف پہنچاتا نہیں
جسم کو ہے شدھ رکھتا روگ جو پاتا نہیں
دیوتا، پنڈت، گورو، گیانی کو جو ہے پوجتا
رکھتا ہے برہمچرج جو۔ کرتا ہے وہ تپ جسم کا
جو زباں کا ہے تپی پڑھتا ہے ایسی پستکیں
جو مفید اور دھارمک ہوں روح کو اونچا کریں
کھولتا ہے وہ زباں اچھی طرح جب سوچ لے
بات وہ کرتا نہیں جس سے کسی کا دل دُکھے
جس کے من میں شدھتا ہے شانتی ہے اور خوشی

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

نفس پر رکھتا ہے جو قابو وہ ہے من کا تپ ہی
نام پاتا ہے یہ تین اقسام کا تپ ساتوک
جب کیا جاتا ہے بے غرض اور شردھا پوروک
تپ کیا جاتا ہے جو بہرِ نمود و اقتدار
راجسی وہ تپ ہے اس کا پھل نہیں ہے پائیدار
جو جہالت پر ہو مبنی جس کا مقصد ہو بدی
کشٹ سہہ کر جو کیا جائے وہ تپ ہے تامسی

دان

دان دیتے وقت پھل کی گر نہ ہو خواہش کوئی
دان جب کرتا ہے حاصل متحق انسان ہی
وقت و موقع کے مطابق جب دیا جاتا ہے دان
ساتوک یا اعلےٰ و پاکیزہ کہلاتا ہے دان
دان ہے وہ راجسی ہو کچھ غرض جس میں نہاں
پائے دُکھ جس سے کوئی دانی یا اس کا خاندان
کرتا ہے عزت کسی کو جب ہو مقصد دان کا
جب دیا جاتا ہے وہ مان اور عقیدت کے بنا
وقت موقع قابلیت کا نہ جب ہو کچھ بھی دھیان
جاہلانہ دان ہے جو، تامسی ہوتا ہے دان

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ادم تت ست کہہ کے شردھا سے سدا تو دان کر
اس طرح ہی یگیہ دان اور تپ ہے ہونا پارور

اٹھارھواں ادھیائے

سنیاس یوگ

ارجن

کرشن جی! مجھ سے یہ کہیئے برملا ۔ تیاگ اور سنیاس میں ہے فرق کیا؟

بھگوان

جب بشر ہر کام ایسا تیاگ دے ۔ کامناؤں سے ہو جو پیدا ہوا
جب فنا کر دے وہ دنیا کی ہوس ۔ درجہ پا لیتا ہے وہ سنیاس کا
کرم کے پھل کی نہ جب خواہش رہے ۔ درجہ کر لیتا ہے حاصل تیاگ کا
بعض اہل الرائے کا ہے یہ خیال ۔ ترک ہے کرموں کا زیبا اور روا
کیونکہ ہے ہر کرم ہی میں کچھ بدی ۔ دوش سے وہ ہو نہیں سکتا جدا
بعض کہتے ہیں کہ تپ یگیہ اور دان ۔ دوش سے ہوتے ہیں بالاتر سدا

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

اس لئے یہ چھوڑنے لائق نہیں
ترک ان کا ہے غلط اور ناروا

تیاگ

غور سے سن بات یہ ارجن مری — تین ہی ہوتی ہیں قسمیں تیاگ کی
یگیہ تپ اور دان کرنا چاہیئے — تیاگنا ان کا نہیں زیبا کبھی
یہ ہیں دیتے باشعور انسان کو — شدھتا پاکیزگی اور روشنی
پھل کی خواہش سے ہوں جب یہ بالاتر — آ نہیں سکتی کبھی ان میں بدی
کام جو مانا گیا ہو دھارمک — چھوڑنا اس کو نہیں زیبا کبھی
چھوڑا جائے اس کو دھوکے سے اگر — تیاگ سمجھا جاتا ہے وہ تامسی
جب سمجھ کر کام کو تکلیف دہ — تیاگ دیتا ہے اسے انسان کوئی
پھل نہیں پاتا وہ ایسے تیاگ کا — تیاگ کہلاتا ہے ایسا راجسی
کرم کرتا ہے بطورِ فرض جو — صلہ کی رکھے نہ جو خواہش کبھی
زندگی جس کی ہو یکسر بے لگاؤ — تیاگ سچا اس کا ہے تیاگی وہی
ہو نہ جس گیانی کے دل میں کوئی شک — اور ہو من میں موجزن پاکیزگی
پاک جس کا دل ہو اور روشن ضمیر — اور حقائق سے جسے ہو آگہی
سخت کاموں سے اسے نفرت نہیں — کارِ آساں سے نہیں دلبستگی
ترکِ کامل کرم کا ممکن نہیں — پا نہیں سکتا یہ حالت کوئی بھی
پھل کی خواہش کو مگر جو تیاگ دے — سچا تیاگی ہے وہ سنیاسی وہی

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

تیاگ سے جب کرم کرتا ہے بشر
رہتا ہے وہ کرم پھل سے بالاتر

پاپ سے بالاتر کون رہتا ہے

جو سدا کرتا ہو فرض اپنا ادا
جس کی عقل آلائشوں سے پاک ہو
جو سمجھتا ہو کہ وہ فاعل نہیں

جس کے قابو میں ہوں من جسم اور زباں
جس کے من میں ہو نہ خواہش کا نشاں
کر چکا ہو جو خودی کو بے نشاں

ساری دنیا کو وہ چاہے مار دے
پھر بھی رہتا ہے مبرا پاپ سے

گیان

جو بشر دنیا کی موجودات میں
دیکھتا ہے جو نظامِ دہر میں
ساتوک کہتے ہیں اس کے گیان کو
جو سمجھتا ہے جگت بے ربط ہے
جس کو نظر آتا نہیں کوئی نظام

دیکھتا ہے ایک ذاتِ لافنا
اختلافِ گوناگوں میں ایکتا
پاک ہے وہ گیان بے لوث و خطا
اور کائنات ہے بے ایکتا
راجسی ہے گیان اس انسان کا

جس کی کچھ بنیاد ہی ہوتی نہیں
تامسی ہے نام ایسے گیان کا

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

کرم

کرم جو ہو نفرت و رغبت سے پاک | پھل کی خواہش سے جو بالکل پاک ہو
کرم جو ہو فرض میں ہوتا شمار | ساتوک کہتے ہیں ایسے کرم کو

پھل کی خواہش سے کیا جائے جو کرم | خود نمائی جس میں ہو بھرومنی
سخت محنت سے کیا جاتا ہے جو | کرم کہلاتا ہے ایسا راجسی

جب یہ بن سوچے کیا جاتا ہے کرم | ہوگا انجام اس کا اچھا یا برا
ہوگا دکھ اس سے کسی جاندار کو | یا کسی جاندار کا ہوگا بھلا
جب نہ فاعل کو ہو یہ مطلق خیال | آیا ہو سکتا ہے وہ عہدہ برا
جب جہالت میں کیا جاتا ہے کام | تامسی ہے نام ہوتا کرم کا تو

کرتا یا فاعل

کرم کرتا ہو جو رہ کر بے نیاز | جس کا دل یکسر ہو محروم خودی
ہو نہ ناکامی سے جس کو رنج کچھ | کامیابی سے نہ ہو جس کو خوشی
جسکے دل میں حوصلہ ہو اعتماد | ایسے فاعل کو ہیں کہتے ست گنی
جو ہو جکڑا کرم کی زنجیر میں | پھل کا خواہشمند جو ہو لالچی
دوسروں کو دیکھے ایذا جو ہو خوش | جس کے دل میں ہو کدورت اور بدی

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

جو ہو لیتا رنج و راحت کا اثر — ایسے فاعل کو ہیں کہتے راجسی
جو ہو ضدّی، ہٹ، مورکھ آلسی — ہو صفت جس میں نہ استقلال کی

جو ہو غصّہ ور فریبی اور گنوار
ایسے فاعل کو ہیں کہتے تامسی

عقل

جانتا ہو جو یہ ۔ ہے کیا کردنی — کونسے افعال ہیں ناکردنی
خوف کیا ہے اور بیخوفی ہے کیا — حالتیں کیسی ہیں دھرم اور پاپ کی
کرم بندھن کیا ہے اور مکتی ہے کیا۔ — عقل کہلاتی ہے اس کی ست گنی
علم جو رکھتا نہ ہو یہ ٹھیک ٹھیک — حالتیں کیسی ہیں دھرم اور پاپ کی
کام کیا ناکردنی اچھے ہیں کیا — عقل کہلاتی ہے اس کی راجسی
جانتا ہو جو نہ یہ ہے دھرم کیا — کونسی حالت ہے ہوتی پاپ کی

خرہ دماغ و جاہلِ مطلق ہو جو
عقل کہلاتی ہے اُس کی تامسی

دھیرج یا استقلال

ساتوک دھیرج ہے وہ جس سے بشر — پائے قابو من حواس اور سانس پہ
فرض اپنا ہے ادا کرتا سدا — بے لگاؤ اور یکساں طور پہ
راجسی دھیرج ہے وہ جس کے طفیل — کرم بندھن میں ہے پھنس جاتا بشر

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

رہتا ہے پابند دھرم اور کرم کا | صلہ کو رکھتا ہوا پیشِ نظر
تامسی دھیرج ہے وہ جسکے طفیل | خردہ ناغ و جاہلِ مطلق بشر
ترک کر سکتا نہیں ہے مسکرات | پا نہیں سکتا ہے غلبہ نیند پر

یاس سے چھٹکارا پا سکتا نہیں
دور کر سکتا نہیں رنج اور ڈر

سُکھ

ساتوک سکھ ہے مٹانا رنج کو | رہتا ہے پاکر اسے خوش آتما
پہلے لگتا ہے ہلاہل کی طرح | بعد میں دیتا ہے امرت کا مزا
پھر یہ سکھ ملتا ہے آتم گیان سے | ہوتے ہیں گیانی ہی اس سے آشنا
راجسی کہتے ہیں ایسے سکھ کو جو | ہو حواس و نفس سے پیدا ہوا
پہلے امرت کی طرح لگتا ہو جو | بعد میں ثابت ہو زہرِ جاں گزا
تامسی سُکھ شروع اور آخر میں | آتما کو رکھتا ہے بے ہوش سا
کاہلی اور نیند ہے اس کی بنا | یہ جہالت سے ہے پاتا ابتدا

روئے دنیا پر کوئی انسان ہو | دیوتا ہو چاہے جنّت کا مکیں
تینوں میں سے ایک گُن رکھتا ہے وہ | ان سے بالاتر ہو یہ ممکن نہیں

ورن

گیان کی دولت سے جو بہرہ ور | جس نے قابو پا لیا ہو نفس پر

دوسروں کا بخش دیتا ہو قصور
جس کے دل میں شانتی کا راج ہو
زندگی تپ کی جو کرتا ہو بسر
جو سدا کرتا ہو دنیا کا بھلا
جو ہو ماہر سب فنونِ جنگ کا
جنگ کرنے سے نہ گھبرائے کبھی
کام پاپی کا جو کرتا ہے تمام
ہو زراعت اور تجارت جس کا کام

مٹ گیا ہو جس کے دل سے سب غرور
شدھ رکھتا ہو جو من اور جسم کو
گامزن رہتا ہو حق کی راہ پر
ہے برہمن نام اس انسان کا
ہو نڈرتا جس میں صبر اور بیرتا
پیٹھ دشمن کو نہ دکھلائے کبھی
اس جفاکش شخص کا چھتری ہے نام
ایسے انساں کا ہے ہوتا ویش نام

دوسروں کی جو فقط سیوا کرے
شودر اس انساں کو کہنا چاہیئے

اپنا دھرم

نام جپتا سرو شکتیمان کا
اپنے فرضوں کو ادا کرتا ہوا
دوسروں کا دھرم اعلےٰ تر ہو گو
فوقیت رکھتا ہے پر اپنا ہی دھرم
فرض ادا کرتا ہے اپنا جو بشر
ترک نا واجب ہے اپنے فرض کا
کرم چاہے ہوں کسی بھی قسم کے

جو ہے سب دنیاؤں میں پھیلا ہوا
درجہ پا سکتا ہے انساں موکش کا
اور اپنا دھرم کم درجہ ہی ہو
کرنا واجب ہے سدا اپنا ہی کرم
وہ گناہوں سے ہے رہتا بالاتر
خواہ اس میں دوش ہو کیسا بُرا
ہو نہیں سکتے مبرا دوش سے

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

رہتا ہے جوں آگ کے اندر دھواں — دوش کچھ کرموں میں رہتے ہیں نہاں
پھل کی لیکن جس کو کچھ خواہش نہ ہو — کر چکا ہو بس میں اپنے نفس کو

بے لگاؤ کرم جو کرتا رہے
وہ سدا رہتا ہے واصل برہم سے

برہم کا درجہ

کس طرح پاتا ہے انساں برہم کو — یہ طریقہ ارجن اب مجھ سے سنو
چاہیئے اس کو وہ نورِ علم سے — دور دل سے سارے وہموں کو کرے
رکھے قابو میں سدا اپنے حواس — دے نہ آنے خواہشوں کو من کے پاس
نفس پر پائے وہ غلبہ مشق سے — نفرت و غصہ کو یکسر چھوڑ دے
گوشۂ تنہائی میں بیٹھا رہے — مالا میرے نام کی جپتا رہے
قابو رکھے من زباں اور جسم پر — محو کر دے خود کو مجھ میں سر بسر
شدھ اپنے جسم اور من کو کرے — تھوڑی سی خوراک پر قانع رہے
اپنے من میں رکھے پختہ اعتقاد — یوگ پر چل کر رہے مسرور و شاد
اپنی طاقت پر نہ وہ مغرور ہو — ترک کر دے وہ خودی اور ہوس کو
دکھ نہ پہنچائے کسی جاندار کو — ہاتھ سے جانے نہ دے ایثار کو
اس طرح جب وہ سکوں حاصل کرے — برہم کا درجہ ہے مل جاتا اُسے
جو بشر نروان پا کر برہم کا — شاد اپنے من کو رکھتا ہے سدا
روح میں پاتا ہے جو راحت کا راز — رہتا ہے جو خواہشوں سے بے نیاز
جو یقیں دل سے یہ ہے مانتا — آتما ہے سب کے اندر ایک سا

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

جس پہ دُکھ سُکھ کا اثر ہوتا نہیں — بھگت میرا جان اُسے اعلےٰ ترین
میری ہی بھگتی سے وہ پاتا ہے نور — میری ہی بھگتی سے پاتا ہے ضرور
میری ہی بھگتی سے وہ ہے جانتا — کون ہوں اور کیا ہوں میں ہوں ذات کیا
جب یہ راز اس پر ہے ہوتا آشکار — مجھ سے ہو جاتا ہے آخر ہمکنار
جو بشر لیتا ہے میرا آسرا — اور فرائض اپنے کرتا ہے ادا
مہرباں رہتا ہوں میں اس پر سدا — درجہ کرتا ہے وہ حاصل برہم کا
کرکے ارپن تو مجھے ہر کام کر — محو میری ذات میں رہ سر بسر
گیان پاکر یوگ کا لے آسرا — اور ہمیشہ اپنا من مجھ میں لگا
تو رہے جو محو میری ذات میں — دور ہو جائیں تیری سب مشکلیں
گر خودی میں تو نہ مانے گا یہ پند — گر نہ تو اس پر رہے گا کاربند

تو تباہی سے نہ بچنے پائے گا
تیری ہستی کا نشاں مٹ جائیگا

تجھے لڑنا ہی پڑے گا

کہہ رہا ہے ہو کے تو مستِ خودی — "در جنگ میں حصہ نہ لونگا میں کبھی"
تیری یہ ضد ہے مگر بالکل فضول — اے بہادر! یہ ہے تیری سخت بھول
چونکہ فطرتاً ہی سے ہے تو لشکری — رک نہیں سکتا لڑائی سے کبھی
ہو کے ظلمت اور جہالت کا شکار — تجھکو ہے جس کام کے کرنے میں عار

فطرتِ ذاتی کا بن کر اک غلام
ہاتھ میں لے لیگا مجبوراً وہ کام

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

ایشور کی شرن لے

ہے کس کس وناکس میں ایشور بس رہا
ساری دنیا میں ہے وہ پھیلا ہوا

گھومتا ہو چاک پر جیسے گھڑا
اس کے ہاتھوں ہے جہاں چکرا رہا

اے بہادر! تو اسی کی شرن لے
اپنی گودی میں وہ لے لیگا تجھے

پائے گا اس سے تو پوری شانتی
پائے گا اس سے حیاتِ سرمدی

اس دِرِغبت تجھ سے رکھتا ہوں ولی
مجھ کو ہے مقصود تیری بہتری

تجھ پہ وا کرتا ہوں یہ رازِ نہاں
علم یہ پاکر تو ہوگا شادماں

من لگا مجھ میں تو میرا بھگت بن
یگیہ کر میرا مجھی میں رہ مگن

میرے حکموں پہ ہمیشہ کر عمل
اور تجھے دیتا ہوں یہ وعدہ اٹل

دور ہو جائیں گی تیری مشکلیں
اور تو مل جائیگا میری ذات میں

کیونکہ تجھ سے ہے مجھے الفت دلی
مجھ کو ہے مقصود تیری بہتری

سارے دھرموں کو تو یکسر چھوڑ کے
بے خطر ہو کر مری ہی شرن لے

مشکلوں سے میں چھڑا لونگا تجھے
سب گناہوں سے بچا لونگا تجھے

یہ گیان کس کو بتانا ؟

میری نندا کر کے خوش ہوتا ہو جو
تپ جو کرتا ہو نہ میرا بھگت ہو

جس کو سننے کی نہ ہو خواہش کوئی
راز یہ کرنا نہ اس پہ وا کبھی

علم یہ دے گا میرے بھگتوں کو جو
پائے گا اک دن وہ میری ذات کو

وہ ہے میرا خادمِ اعلیٰ ترین
اس سے بڑھکر دوسرا کوئی نہیں

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

سب سے پیارا ہے مجھے سنسار میں | کاٹ دیتا ہوں میں اس کی مشکلیں
مکت ہونا چاہتا ہو جو بشر | وہ عمل پیرا ہو اس اُپدیش پر

پارتھ تو اپدیش یہ ہے سن چکا | تیرے دل کی اب بتا حالت ہے کیا؟
وہم ابھی کچھ دل میں ہے یا مٹ چکا
جو جہالت میں تھا پیدا ہو گیا؟

ارجن کا جواب

آپ کے لطف و کرم سے کرشن جی! | مٹ گئی ہے میرے دل سے تیرگی
موہ میرا ہو گیا ہے بے نشاں | میرے دل میں اب نہیں وہم و گماں
گیان میں نے آپ سے ہے پا لیا | مجھ میں استقلال ہے اب آ گیا
آپ ہیں میرے حقیقی راہبر
میں چلونگا آپ ہی کے حکم پر

کرشن اور ارجن کا ملاپ

ہوں جدھر سری کرشن سے یوگیشور | اور دھنش دھاری ہوں ارجن سے ہر
جیت ہوتی ہے ادھر ہی بالیقیں | ہار بھولے سے بھی ہو سکتی نہیں

اوم شم

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

چند الفاظ کی تشریح

صفحہ ۹ - پارتھ - ارجن کا دوسرا نام

" ۱۰ - ہیزم - ایندھن، لکڑی

" ۱۱ - گانڈیو - ارجن کے دھنش کا نام

" ۱۲ - پِتر - پورجوں کی آتمائیں

" ۱۵ - اب نہیں ہوگا نہ جو پہلے نہ تھا - جس چیز کا آغاز نہیں ہے - اس کا خاتمہ نہیں ہو سکتا -

" ۲۰ - تین گن - رجوگن - تموگن اور ستوگن - چودھویں ادھیائے میں ان کا مفصل ذکر آیا ہے

" ۲۰ - جو گہر ہیں وید اقدس کا نگار - ویدوں میں جن حقائق کا ذکر ہے - انہیں پرماتما کا بھگت اپنے آتما کے اندر دیکھ سکتا ہے - اپنے آتما کی طاقت سے معلوم کر سکتا ہے -

" ۲۲ - آرزو مٹتی نہیں احساس کی - دل میں یہی خواہش رہتی ہے - کہ ہم چیزوں کا لطف اُٹھائیں -

" ۲۵ - حواس رام - ایسے حواس جن پر قابو پالیا گیا ہو

" ۲۸ - زمام - باگڈور

" ۳۱ - سوریہ - سوریہ نام کا رشی

" ۴۸ - سہ گونا مایا - رج گن - ست گن - اور تم گن -

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

صفحہ ۵۹ - پرہلاد - ایک خونخوار راکھش ہو گذرا ہے

" ۵۹ - رام شہسوار - پرشرام

" ۵۹ کام دھک یا کام دھین گائے - جو سورگ میں رہتی ہے۔

" ۵۹ - کارتک عرف سکنڈ - زمانہ قدیم کا ایک مشہور سپہ سالار

" ۵۹ - برہسپتی - اندر دیوتا کا پروہت -

" ۶۰ - گندھرب، اشون کمار، واسو، دیت، آدت، امر وغیرہ انسانی، روحانی، نیم روحانی اور نیم انسانی ہستیاں ہیں - گیارھویں ادھیائے میں بھی ان کا ذکر آیا ہے۔

" ۶۰ - اوچیہ شروا - سوریہ دیوتا کے رتھ کا تیز رفتار گھوڑا

" ۶۰ - اُشنا یا شکر آچاریہ - زمانہ قدیم کا ایک شاعر

" ۶۰ - جادو کل - اسی کل میں شری کرشن جی کا جنم ہوا تھا -

" ۷۱ - غیر مرئی - جو نظر نہیں آسکتی -

" ۷۸ - بھوگنے والا - آتما ہی جسم کے تمام احساسات - سکھ دُکھ کو بھوگتا ہے۔ اسلئے اسے بھوگنے والا کہا گیا ہے۔

" ۸۱ - جسم کے دروازے - آنکھیں، کان، کھال، ناک وغیرہ

" ۸۳ - کائنات کا درخت - قدرت یا پرکرتی کا کبھی ناش نہیں ہوتا۔ گو اس میں جو چیزیں ہیں - ان کی صورت ہمیشہ بدلتی رہتی ہے۔

" ۸۴ - بیراگ کی تلوار - جب تک انسان خود نفسانی خواہشات اور ترغیبات کو ترک نہ کر دے۔ تب تک اسے مکتی نہیں مل سکتی۔

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

صفحہ ۸۵ - ساتھ ان ہرشش کو - پانچ اندریاں اور ایک من -
" ۸۵ - جسم کا مالک - آتما -
" ۹۶ - ادم تت ست - جو کام بھی کر - ایشور کو ارپن کر - ایشور کو ارپن کیا ہُوا کام ہی سپھل ہوتا ہے۔

بھگوت گیتا منظوم

اور

دیگر دھارمک سیاسی اور سماجک کتابیں۔

ناول، ڈرامے، دیوان وغیرہ

گیتا پستکالیہ

محلہ چڑیماراں اندرون لوہاری گیٹ لاہور سے ارزاں قیمت پر مل سکتے ہیں

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

پنجاب کے جواں فکر ادیب حضرت گوپال متل بی۔ اے کی

(ولولہ انگیز تصنیف)

انقلابی افسانے

اس کتاب میں مصنف نے فرسودہ افکار سے اجتناب کرتے ہوئے حقیقی واقعات کو دلپذیر اور دلگداز طریق سے قلمبند کیا ہے۔ اس قسم کی کتاب آج تک اردو زبان میں شائع نہیں ہوئی۔ اس کے لفظ لفظ سے حب الوطنی اور ایثار ٹپکتا ہے۔ اس کے مطالعہ کے بعد آپ اپنے دل و دماغ میں ایک نمایاں انقلاب پائیں گے۔ تمام اخبارات اور رسالوں نے اس کتاب کی تعریف کی ہے۔ اور اسے ملک و قوم کی ایک گراں قدر خدمت قرار دیا ہے۔ آج ہی آرڈر دیجئے

قیمت صرف ایک روپیہ علاوہ محصول ڈاک۔

(پبلشرز)

ہندوستانی کتب خانہ دیو سماج بلڈنگس

انارکلی۔ لاہور

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

مہارانی سیتا کی قید

از شری ہنت ہستنی بی۔ اے

"مہارانی سیتا کی قید" میں رامائن کے اس حصے کو ڈرامہ کی صورت میں پیش کیا گیا ہے جو سروپ نکھا کی پنچوٹی میں آمد سے لے کر راون کی موت اور سیتا جی کی واپسی تک ہے۔ یہی وہ حصہ ہے جسے ساری دنیا اور خصوصاً ہندو انتہائی دلچسپی، شوق اور شردھا سے پڑھتے ہیں۔ اس میں مہارانی سیتا کی مصیبتوں۔ لنکا کی لڑائی۔ بانروں کی بہادری کے حالات نہایت اثر ریز اور دلچسپ پیرائے میں قلمبند کئے گئے ہیں۔ ڈرامے کا ایک ایک لفظ تاثیر میں ڈوبا ہوا ہے۔ اسے پڑھنے سے دریائے گوداوری کے سرسبز کنارے اور رشیوں اور سادھوؤں کی کٹیاؤں کے مناظر آنکھوں کے سامنے آ جاتے ہیں۔ اور یہ محسوس ہونے لگتا ہے۔ کہ ہم کئی ہزار سال پیشتر کے زمانے میں گھوم رہے ہیں۔ ڈرامے کو ایک بار پڑھنے سے اسے ختم کئے بغیر چین نہیں آتا۔

اور ختم ہونے پر یہی دل چاہتا ہے کہ اسے بار بار پڑھیں۔

لکھائی چھپائی اور کاغذ بہت بڑھیا۔ قیمت صرف ۱۲؍

ملنے کا پتہ } گپتا پستکالیہ۔ گلی چرچیاراں۔ اندرون لوہاری دروازہ لاہور

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

Entered in Database
Signature with Date

पुस्तकालय
गुरुकुल काँगड़ी

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

Haridwar. Digitized by eGangotri

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

CCO, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

22

CC0, Gurukul Kangri Collection, Haridwar, Digitized by eGangotri

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

CC0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri